٢١٦٤

١٠ جنوری ١٨٩٨ء

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ.....

عوام سے.....لے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للہ

بغیر شتاہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین صفت درج کیجائین گی۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر پر منیجر مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

D.L.O. LAHORE 21 JA.98

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۴۰ | امرتسر مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ

سنہ ۹۷ عیسوی ۱۸

جیسی بُری طرح سے اس غریب سال کو رخصت کیا گیا ہے ویسی بیحرمتی شاید اب تک بہت کم سالون کی کیگئی ہوگی۔ لیکن اگر بنظر غور دیکھا جائے تو کوئی الزام اوسپر درست عاید نہین کیے گئے۔ طاعون ۱۸۹۶ء سے ہی ہندوستان مین داخل ہو چکی تہی۔ اور قحط نے اُس سے بہی ایک سال پیشتر یعنے ۱۸۹۵ء کے آخری حصہ مین شمالی ہند کے اکثر اضلاع مین اپنے منحوس قدم جما دیئے تہے۔ جہانتک اس آخرالذکر مصیبت کا تعلق ہے۔ ۹۷ء کو بلکہ یہ فخر کرنیکا حق حاصل ہے کہ اُس نے آتے ہی چار پانچ مہینون مین قحط کا خاتمہ کر دیا۔ اس مین کلام نہین کہ ان دونون مصایب سے قطع نظر کرنے بہی اس سال مین ہندوستان کو طرح طرح کی دیگر تکالیف برداشت کرنی پڑی ہین جنمین سے اکثر کا اثر زیادہ تر مسلمانون پر پڑا لیکن اسکے ساتہہ ہی اونکو اس سال مین دو خوشیان بہی ایسی نصیب ہوئی ہین جنکی نظیر کئی گذشتہ صدیون مین نہین پائی جائے گی جن مین سے ایک خوشی یہہ تہی کہ مسلمانون کے سب سے بڑے دنیاوی بادشاہ اور فرمانروا نے اپنی بابرکت عہد حکومت کے ساٹہہ برس بخیر و عافیت اسی سال مین پورے کیے۔ دوم یہ کہ مسلمانون کے دینی بادشاہ اور مقتدا کو بے نظیر فتح و نصرت اسی سال مین حاصل ہوئی۔ اور نہ فقط متواتر ہزیمتون اور مسلسل تنزل کا دور ختم ہوا بلکہ فتوحات کا سلسلہ پہر از سر نو شروع ہو گیا۔ یہ بالکل درست ہے کہ یونان ایسی حقیر سلطنت پر فوجی نصرت پانا ٹرکی کے لئے کوئی فخر کا باعث نہین ہو سکتا تہا۔ اور وہی اینگلو انڈین اخبار جو جنگ کے شروع ہونیسے پہلے یونان کو جاپان اور ٹرکی کو چین سے تشبیہہ دیکر ویسا ہی نتیجہ برآمد ہونیکی پیشین گویان کر رہے تہے فتح کامل کے بعد کہسیانے ہو کر یہی کہنے لگ گئے تہے لیکن واقفکارون سے پوشیدہ نہین ہے کہ اس انیسوین صدی کے آخری چوکہ مین بہی جب کہ مذہبی تعصب اس درجہ تک موجود ہے کہ ایک یورپین وزیر نے صاف کہدیا تہا کہ جو علاقہ ایک دفعہ ہلال سے صلیب کو مل چکا ہو اوسکا اب ایک انچ بہی واپس نہین جانے دیا جائیگا۔ کسی عیسائی ریاست کو جو بذات خود کیسی حقیر ہو دیگر عیسوی ممالک سے جدا کر کے تنہا اپنے مقابلہ پر لے آنا ہی بہت بڑی کامیابی تہی۔ چہ جائیکہ کل محاربہ مین بہی تدبر و دانائی سے کسی اور کو اوسکا ممد و معاون نہ ہونے دیا جائے۔ اور پہر اوسکو کامل طور پر مغلوب کر لینے کے بعد نہ فقط کئی صدیون کے پیچہے اب پہلی دفعہ پہر نقد تاوان جنگ حاصل کیا۔ بلکہ مخالفون کے علی الرغم کچہہ نہ کچہہ ملک بہی لے ہی لیا۔

بہرحال ایسی خوشیون کے مقابلہ پر قاعدہ قدرت کے مطابق غم و الم بہی ویسی ہی مقدار کے ہونے لازمی تہے اور ویسا ہی ظہور مین آیا۔ اس موقعہ پر یہہ کہنا شاید بیجا نہ ہوگا کہ گو رنج اور خوشی من اللہ ہین مگر الٰہ العالمین نے ان دونون کا مدار بہت کچہہ خود انسانون کے اپنے اعمال و کردار پر منحصر رکھا ہے۔ اور جیسا کوئی مستحق ہو ویسا ہی اوسکو مادی یا طبعی وسائل و اسباب سے انعام یا سزا دیدیتا ہے۔ اس سُنت اللہ سے خواہ کوئی نصیحت لے یا نہ لے۔ انکار کی کسی کو مجال نہین۔ اور جب اسی مدنظر رکہکر دنیا کی موجودہ حالت یا زمانہ آیندہ کے آثار پر غور کیا جائے تو سنہ ۹۷ء تو خیر تہا ہی نئے سال یا اوسکے جانشینون کی نسبت بہی اوس سے بُری نہ سہی اچہے ہونے کی بہی توقع نہین کی جا سکتی۔ چنانچہ اس بارہ مین خود ایک اینگلو انڈین عیسائی اخبار نے مضمون بعنوان "دسمبر کا نوحہ غم" مین نہایت راستبازی اور ایمانداری سے جو اپنے خیالات ظاہر کیے ہین اونکا مطالعہ ناظرین کے لئے کچہہ کم فایدہ بخش نہ ہوگا۔ اور بدیں غرض اونکو بجنسہٖ ذیل مین درج کیا جاتا ہے

"جبکہ وقت کا سمندر بادپا اپنے سفر کا ایک اور میل طے کر لیتا ہے اور بوسیدہ و کہن سال اپنے دامنون کو سمیٹ کر بڑون کو ملنے کے لئے عدم کیطرف سدہارتا ہے۔ تو ہم عاجز انسانون کا یہ قدیم سے قابل تعریف دستور چلا آیا ہے کہ تہوڑی دیر کے لئے کہڑے ہو کر اون عجیب و غریب میدانون اور علاقون کو ایک سرسری نظر سے دیکہنے کی کوشش کرتے ہین جہان پر سال گذشتہ نے ہمین پہونچا دیا ہوتا ہے۔ مگر جو شخص ۱۸۹۷ء مین ہندوستان مین ایسا کرنے کی کوشش کریگا اوسکا شمار مسرور اور فرحان اشخاص مین مشکل ہوگا

کہا جاتا ہے کہ زیست (دنیا) اون لوگون کی نگاہ مین جن کو غور و فکر کی عادت ہی محض ایک تماشا نظر آتی ہے۔ لیکن برعکس اسکے اس واقعہ کا زیادہ غور کیا جائے (ہم دنیا کو ایسی حالت مین پائینگے) جس سے ہمکو لازمی طور پر سخت رنج والم ہوگا۔ اور وہ ہمین محض جل خوش کن تماشا نظر نہ آئینگے۔ جو سال ابھی ختم ہونیوالا ہے وہ ہمارے لئے بلاشک و شبہ "سن عجوبات و نوادرات" رہا ہے۔ لیکن یہ عجوبے اور نوادرات ایسے تھے کہ اگر وہ ہمین دیکھنے نصیب نہ ہوتے تو ہمین کوئی افسوس نہ ہوتا۔ زمین کو جنبشین (زلزلے) آئین۔ اور ہزارون قربانیان اوسکی بھینٹ ہوگئین۔ قحط کا ہفت سر دیو کل ملک مین کود تا پھرا۔ اور زن و مرد و طفل بیماری و فاقہ مین مبتلا اور موت کا شکار ہوئے۔ مہیب اور خوفناک بیماری نے جسکے پرانے کارنامے سُنکر روح لرز جاتی ہی ہماری شہرون مین اپنے منحوس اور تباہی بخش قدم جمائے ہوئے ہین اور ہمارے حقیر و ناچیز سائنس اور علم کی جدوجہد اور تدابیر پر شیطانی قہقہے لگا رہی ہی۔ جاہل شخاص نے ہمارے دارالخلافہ (کلکتہ) مین بلوے کئے اور شریر لوگ کوچہ و بازار مین بغاوت و فساد اور بدخواہی کے وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ ایک منحوس و نامسعود جنگ کا نہایت ہی تاریک اور وسیع سایہ ہماری سرحد پر چھاگیا۔ اور سینکڑون بہادرون کی جانین ایک ایسی لڑائی کی قربانی ہوگئین جسمین فتح و نصرت کا نشان نہین۔ مائین بے اولاد اور بچے یتیم ہوگئے ہین۔ نوحہ و غم کی صدائیں ہمارے گھرون مین بلند ہین اور ابھی تک (اس نامبارک جنگ کے) انجام کی کوئی علامت دکھائی نہین دیتی ایسی سخت اور مہیب مصائب کے متواتر نزول مین جوبیلی کے چمکدار جلسے اور شاندار جلوس ایک تمسخر معلوم ہوتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر گھٹاٹوپ تاریکی اور اندھیرے مین جو آگے پیچھے اوپر نیچے دائین بائین سب طرف چھایا ہوا ہے۔ یہ جوبیلی روشنی کی محض ایک کمزور سی شعاع ہے جسکی روشنی اس قدر بھی نہین کہ ہمکو اس تاریکی مین اوسکی مدد مین راستہ ہی دکھائی دے سکے۔ یا ہم اوسکی طرف دیکھکر راہ گم کردہ اور تھکے ٹوٹے مسافر کیطرح اپنے دل کو حوصلہ دلا سکین۔ وہ ہمکو صرف یہ دیکھ سکنے کا کام دے رہی ہی کہ ہم کیسی تیرہ و تار رات مین سرگردان بھٹکتے پھر رہے ہین۔

"اسمین کوئی شبہ نہین کہ ان سب مصیبتون کا ایک دن خاتمہ ہوجائیگا۔ ہم ایک ایسی تاریک کوچہ مین ہین جو سیدھا چلا گیا ہے اور کوئی موڑ نہین رکھتا۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے تاریکی بہت زیادہ گہری ہوجاتی ہے۔ مگر سردست تو زمانہ استقبال پر غور کرنیکی کوشش بھی نہین کیجاسکتی۔ تاریکی کی وجہ سے ہم آگے کی طرف کچھ دیکھ نہین سکتے۔ صرف قیاس ہی قیاس کرسکتے ہین۔ اور وہ قیاس اطمینان دہ اور خالی از اندیشہ و خطر نہین ہین۔ ہماری (سرحدی) لڑائیون کا ابھی خاتمہ نہین ہوا۔ بلکہ اگر وہ طول امل کیطرح منتہی ہوجائین تو بعید نہین۔ اور اگر وہ بہار مین بند ہوکر پھر خزان مین پھوٹ پڑین تو کوئی تعجب نہین۔ نہین بلکہ یہ یقینی امر ہے کہ جبتک ہمارے حکام مین سرحد کے متعلق سیدھے سادھے عقلمندانہ۔ اور واضح و جامع طریقہ سے سوچنے سمجھنے کی قابلیت اور لیاقت پیدا نہ ہوجائے وہ جلد یا دیر بعد ضرور برپا ہوتی رہینگی۔ اسوقت جو رویہ ہم نے پچھلے ساٹھ برسون سے اختیار کیا ہوا ہے۔ اور جس رویہ کو بظاہر پالیسی سے موسوم کیا جاتا ہے وہ ہم انگریزون کی دانائی اور ذہانت پر صریح دھبہ ہی۔ لڑائیون کی کیفیت تو یہ ہے اور ادھر جبکہ ہم ایسے مسافر کیطرح جو بڑی کٹھن مسافت طے کرکے منزل پر پہونچکر لمبی آہ بھرتا ہے۔ منزل مقصود پر پہونچ جانے کی خوشی و مسرت کی آہ دراز بھر کر امداد قحط کے کامون کو ابھی بند ہی کر رہے ہین کہ مدراس کی طرف سے پھر نئے قحط کے آثار نمایان ہوگئے ہین۔ طاعون کی نسبت اب یہ خوفناک شبہ کرنیسے کون بچ سکتا ہے کہ وہ مستقل رہائش کے ارادہ سے ہندوستان مین داخل ہوئی ہے خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ مگر ہم کمزور انسان ہین اور توہم اور بدشگونی سے مطلقاً کبھی آزاد نہین ہوسکتے۔ ان بدیہی خطرات اور موجبات تشویش کے علاوہ اور انسے بڑھکر ہندوستان کی مالی مشکلات کا پرخطر مگر پوشیدہ اندیشہ موجود ہے۔ تجارت سست ہوگئی ہی۔ آمدنی کم اور خرچ بڑھ گیا ہے۔ ملک کو خوشحالی کے اعادہ کے لئے آرام اور نرم برتاؤ کی ضرورت ہی۔ اور ادھر سرکار کو اور زیادہ روپیہ کی ضرورت ہی۔ اس سال انگلستان سے روپیہ قرض لیکر گذارہ کیا گیا ہی۔ مگر ایسا ہمیشہ نہین ہوسکتا۔ اور ہندوستان پر ٹیکس بڑھانے کی اب گنجایش نہین۔ تاہم جس طرح ہو روپیہ کا حصول لازمی ہی۔ اخراجات مخطہ نے آمدنی و خرچ کے سوال مین بہت رخنہ ڈال رکھا ہے اور جنگی اخراجات کی خوفناک خلیج ابھی سوہنہ کھولے ہوئے سامنے ہی صرف سرحدی جنگون کے لئے ہی روپیہ نہین چاہیئے بلکہ بتایا جاتا ہے کہ انگریزی (گورہ) فوج کی حالت مین ہی عنقریب اصلاح ہونے والی ہی (یعنی گورون کو مزید رعایات اضافہ تنخواہ و پنشن وغیرہ کی صورت ملنے والی ہین) اس اصلاح سے گورہ سپاہی کو تو بیشک بہت فائدہ پہونچیگا۔ مگر ہندوستان کے مالی صیغہ کیلئے اس سے بڑھکر کوئی مصیبت نہین ہوسکتی۔ (کیونکہ ۷۵-۷۶ ہزار گورہ فوج ہندوستان مین رہتی ہی اوسکا اور بڑھجائیگا) ان سب باتون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بہاری سود پر کثیر رقمین قرض لینی پڑینگی۔ اور اگر قرض کے دستور کو جلد بند نہ کیا گیا تو ظاہر ہے اسکا انجام دیوالہ ہوگا۔ اور سلطنت ہند کے لئے دیوالہ جس مترادف ہوگا اُسپر اس وقت خیال کرتے ہوئے روح کانپتی ہی۔ مالی حالت کے متعلق مزید خطرہ یہ ہے کہ ہمارا سکہ (روپیہ) کی قیمت بے ثبات اور فرضی ہورہی ہی۔ یہ بلا ہماری اپنی پیدا کی ہوئی ہی۔ اور ہم پر جن مصیبتون کے نازل ہونیکا احتمال ہوسکتا ہے اوسکی پیشینگوئی کرنا انسانی عقل کے دایرہ سے خارج البتہ اس قدر ہمکو معلوم ہی کہ زمانہ گذشتہ مین سلطنتون کو کم قدر سکہ سے بہت تھوڑا فایدہ پہونچا ہے یہ کہ ہندوستان کا سکہ اسوقت کم قدر ہی گویا ایک نئی طریق سے ہے۔ (یعنی پہلے کم قدری کھوٹ یا آمیزش ہوتی تھی۔ اور اب گو ہمارا روپیہ خالص چاندی کا ہی۔ مگر سونے اور چاندی مین جو ہمنے خود جدید تناسب پیدا کیا ہے اوسنے روپیہ کی قیمت گھٹادی ہے)۔

ہندوستان کے مستقبلہ منظر اور آثار کو چھوڑکر جب کل دنیا پر نگاہ دوڑائی جاتی ہی تو اوسکی علامتین بھی نظر نہین آتین۔ ایسے باریک پردہ مین چھپی ہوئی یعنی جیسی علانیہ کدورت اور دشمنی مختلف قومون اور ہم جنسون مین اب پائی جاتی ہی ویسی شاید دنیا مین پہلے کبھی نہین پائی گئی تھی۔ رشک و حسد۔ دشمنی۔ عناد اور کینہ زورون پر ہین۔ کوئی شخص اپنے دل سے یہ سوال نہین کرتا کہ کیا ایسا کرنا مناسب اور درست ہوگا۔ بلکہ یہ کہ کرنا کچھ فایدہ مند ہوگا؟ یورپ کے مدبرین قزاقون کی ایک جماعت بنی ہوئی ہے جو مال غنیمت پر ایک سے لڑ جھگڑ رہے ہین۔ چنانچہ جیسی کہ پہلے سے توقع تھی۔ اب یہ قزاقانہ ڈپلومیسی (داؤپیچ) بسرعت قزاقانہ کی صورت اختیار کر رہی ہی۔ اور اس سے بھی بدتر اور قابل افسوس یہ امر ہی کہ پبلک اپنی گورنمنٹون کی اس کارروائی پر کوئی نفرت ظاہر نہین کر رہی۔ بلکہ رعایا بھی گورنمنٹون اور مدبرین کے ہی رنگ مین رنگی گئی خود ہمارے ایک افسر جنرل کی یورش (ٹرانسوال پر) صریح قزاقانہ فعل تھی۔ مگر یورش کنندگان کو مطعون کرنیکی بجائے "ہیروز" (قوم کے بہادرون اور جان نثارون) کا خطاب دیا گیا۔ جرمنی نے بھی حال مین چین پر ایسا ڈاکہ مارا ہے۔ مگر نہ صرف وہین کے خوشامدی اخبار بلکہ ہمارا معزز ٹائمز بھی اوسکی ہمنوا ہوکر اس ڈکیتی کی تعریف مین رطب اللسان ہے۔ اور اب اُس نے بھی جرمنی کی تقلید کردی افریقہ مین یورپ کی تمام قومین (دیسیون کو لوٹنے اور تباہ کرنے کے لئے) ڈاکو بن رہی ہین۔ اور امریکہ کی کیا ہے کہ ہمارے امریکن بھائیون کی ڈپلومیسی (چال ڈھال اور رویہ) بے اصول مختار کے رویہ سے بہتر نہین اصل الاصول اور لب لباب یہ ہی کہ یورپ اور امریکہ اسوقت ایک نہایت ہی سخت اور مزمنہ اخلاقی بیمار ہین۔ باہمی برتاؤ اور تمدن و معاشرت کے تمام پرانے اصول بالکل بے اثر ہوگئے ہین اور پرانے اخلاقی احکام اور معیار اس دنیا سے رخصت ہوکر غل بیابانی کیطرح ویرانون اور کھنڈرات مین بھٹک رہے ہین یہ حالت اور یہ طوفان بے تمیزی ہمیشہ قایم نہین رہسکتا۔ لازمی طور پر موجودہ شیرازہ اُدھیڑیگا اور از سر نو ہوگا۔ باقی رہا یہ امر کہ آیا یہ انقلاب بتدریج ہوگا۔ یا (فرانسیسی انقلاب کیطرح) خون و خرابہ ہوکر۔ اسکا کوئی جواب نہین دیسکتا۔ البتہ یہ ظاہر ہے کہ جبتک وہ انقلاب وقوع مین نہ آئیگا۔ اعتقادات اور آرا بے روح پرانے خول برابر گلتے سڑتے رہینگے۔ اور بنی نوع انسان ایسی رایون سے جو البداہت مکروہ مبنی ہین اور خالص نہین۔ بدظن رہکر روحانی درستی و اصلاح اور معنوی ترقی کیطرف سے بالکل لاپروا احساس منفعتون اور جسمانی تلذذات اور خوشیون کے پیچھے پڑی رہیگی اور محض انہی کو حقیقی دولت و ترقی انسانی زندگی کا مدعا و مفہوم سمجھتی رہیگی۔ افسوس انیسوین صدی کی خاتمہ کے قریب دنیا کا یہ منظر دل شکن اور

سرحدی ہنگامے - علی مسجد پر ۲۳ - دسمبر کو انگریزی افواج کے قابض ہوجانیکی خبر ۲۷ - دسمبر کے پرچہ مین شایع کیگئی تہی - اُس سے دو ایکدن بعد جنرل ہینڈ نے لنڈی کوتل پر بلامزاحمت قبضہ کرلیا جسکی اندر نئی عمارات اور پانی کے حوض و نہرین بالکل شکستہ پائی گئین اور جنرل لوکہارٹ و دم ڈویژن اور جنرل سیمنر کے ہمراہ ۲۵ کو بازار وادی مین داخل ہوئے - وہ خود تو بیماری اور نقاہت کیوجہ سے ۲۸ - دسمبر کو جمرود اور پھر وہان سے پشاور واپس گئے اور ۲۹ و ۳۰ کو جنرل سیمنر کی فوج بھی واپس آگئی - وادی مین ذکا خیلیون نے خلاف توقع کسی جگہ مقابلہ نہ کیا - وہ سرکاری فوج کے آنے سے پہلے ہی وہانسے بال بچونکو لیکر نکل گئے تہے - کسی جگہ دو سو سے زیادہ آفریدیون نے حملہ نہ کیا - تاہم اونکی متفرق چھوٹی چھوٹی جماعتین عقب اور بار برداری پر ناقابل گرفت چھاپے مارکر پیچھے سے گولیان چلاتی رہین - انگریزی فوج ۲۸ تک وادی کے مشہور موضع لالہ چینا اور دیگر مواضعات کو منہدم کرکے واپس آگئی - غاری مکانون کو کسی طرح گرایا جاسکتا ہی نہ تہا - آخری دن ایک برج کو ڈائنامیٹ سے اڑاتے وقت اس خطرناک پلیٹ کا ایک ٹکڑا توپ قبل از وقت چلگیا جس سے ایک انگریز لفٹنٹ ہلاک ہوگیا - اور دو دیسی سپاہی زخمی ہوئے - ۲۴ - سے ۲۸ - تک انکے علاوہ ہماری فوجکو بقول پاؤنیر کل ۱۰ قتل اور ۱۶ زخمی اور بقول سول ۵۸ قتل و زخمی ہوئے - اور علاوہ برین فوجکو جسکے پاس کوئی خیمہ نہ تہا سردی - بارش - کیچڑ اور شب روز کی محنت سے سخت تکلیف پہونچی — آفریدیونکا ایک ملا اور سات آدمی ۲۵ و ۲۶ کو ہلاک ہوئے - مگر بازار وادی کے فتح ہونیسے دو دن بعد ہی ایک ایسا جانگذار واقعہ گذرا جسکا کل دنیا کو سخت افسوس ہوا ہوگا - ناظرین کو یاد ہوگا - کہ مایل آیرش رجمنٹ (گورہ) پر عدول حکمی کا الزام لگایا جاکر اسے میدان جنگ سے پیچھے بھیجدیا گیا تہا - اس فوج نے واقعی عدول حکمی کی تہی مگر کہا جاتا ہے کہ اُسحکم کی تعمیل انسانی حیطہ اقتدار سے باہر تہی - اِس رجمنٹ کے پرانے کرنیل (پنشن یاب) سر ہولاک ہین جو ایام غدر کے نامور سر ہولاک کے اکلوتے فرزند تہے اپنی رجمنٹ کی حمایت کیلئے ولایت سے ہندوستان آئے اور خاک گورا دنکو درہ خیبر مین کھینچ لیگئی - وہ تفریحاً یا جنگی کارروائی کے معائنہ کیلئے فوج کے ہمراہ گئے تہے اور اب لنڈی کوتل سے براہ درہ خیبر واپس آرہے تہے - کہ ۳۰ - دسمبر کو علی مسجد سے دو میل متوفی شاید جلد پہونچنے کیلئے سڑک اور اسکورٹ کو چھوڑکر دوسرے نزدیک کے راستہ پر ہوگئے - اور اسطرح کسی غنیم کی گولی کا شکار بنگئے - وہ سادی پوشاک مین تہے - پہلے اونکا مردہ گھوڑا دستیاب ہوا - پھر یکم جنوری کو اونکی لاش بھی ملگئی - جو راولپنڈی مین لاکر فوجی اعزاز سے دفن کیگئی - اور سب سے اول خود ملکہ معظمہ نے اونکی موت کی خبر بذریعہ تار متوفی کی بیوی کو پہونچانی و ہمدردی کا اظہار کیا - اسپر ریل سروس ٹرپس بازار وادی نہین بھیجی گئی تہین - روانگی سے پہلے نابہہ اور مالیر کوٹلہ کی سفر میناکو واپس کر دیا گیا - جنرل ہینڈ برابر لنڈی کوتل مین موجود اور اردگرد کے دیہات کی مسماری اور قلعہ کی درستی مین مصروف ہین - اور آفریدی فوجی قافلو پر آتشباری کرنے شبخونی مارنے اور تار کو بلا ناغہ کاٹتے رہتے ہین - ۲۰ جنوری البتہ مبارک دن تہا اُس روز تار نہ کاٹا گیا ہفتہ روان مین جنرل ٹیمین ہگز صاحب بہی جو جنرل لوکہارٹ کی ولایت سے آنے سے پہلے بنگال کمان سے کوہاٹ کو بھیجے گئے تہے - اور پھر جنرل لوکہارٹ کی ماتحت ایک ڈویژن کی کمانڈ رہی - ۲۰ جنوری کو چند روزہ علالت کے بعد پشاور مین فوت ہوگئے - جنرل لوکہارٹ پشاور سے راولپنڈی آکر کچہ دن رپورٹ لکھنے مین مشغول رہے اور اس اثنا مین ایک دن (۳۱ - جنوری) جبکہ اونکے افسرون کیطرف سے دعوت دیجانی تہی اپنے بھتیجے اور ایڈیکانگ لفٹنٹ میکسول کی سخت علالت کی خبر سنکر چند گھنٹون کیلئے پشاور روانہ ہوئے - اب وہ کمانڈر انچیف اور نواب وائسرائے سے سرحدی معاملات کے متعلق زبانی صلاح و مشورہ کرنیکے لئے کلکتہ کو جارہے ہین جہان ایک ہفتہ قیام کرکے پھر پنڈی واپس جائینگے - اور وہانسے تین ماہ کی رخصت پر ۲۲ - جنوری کو ولایت - اور واپس آکر کمانڈر انچیف کے عہدہ جلیلکا چارج لینگے - ۹ جنوری کو بروز اتوار لاہور کی سری گرو سنگھ سبھا اور انجمن اسلامیہ نے اُنکو سٹیشن پر نوبجے صبح کیوقت "کامیاب اور بافتح مراجعت" پر مبارکباد کے ایڈرس دئے ہونگے - اِن ایڈرسون کی تجویز یکم جنوری کو انجمن اسلامیہ کے اجلاس مین کیگئی تہی - سردار محمد حیات خانصاحب سی - ایس آئی بہی شریک جلسہ تہے - مگر بقول ہمعصر سیہ اخبار جیکہ خود اینگلو انڈین اور ولایتی اخبارات بآواز بلند پکار رہے ہین کہ ہمکو مہم تراہ مین کامیابی نہین ہوئی اور اپنی حرمت و نیکنامی کو تازہ و بحال رکھنے کے لئے آفریدیونپر پھر چڑہائی کرنی پڑیگی تو کیا فتح و نصرت کے ایڈرس دینا صحیح دوسرون کو بنانا یا خود بیوقوف بننا نہین ہے - انگریزی اخبار تو یہ لکھین کہ ۳۵ ہزار جرار اور باقاعدہ فوج بہی آفریدیونکو جنکی زیادہ سے زیادہ تعداد ۲۵ ہزار قابل نبرد مردان سے زیادہ نہین ہے - اور جو قواعد سے ناواقف محض ہونیکے علاوہ سامان حرب بہی کافی اور عمدہ نہین رکھتے تہے مغلوب نہین کرسکی اور گورنمنٹ اس دائمی کو مٹانیکے لئے پوری کوشش کریگی - اور ادہر ہمارے بعض دیسی بہائی ایسے ایڈرسون کیجہ محض اپنی بیمغزی کو ظاہر کررہے ہین - آفریدیونپر موسم بہار تک اب کوئی چڑہائی نہ کیجائیگی - ہم تراہ کی زمین واپس بیجدیگئی ہین اور باقی حسب ضرورت خیبر اور وادی بارا مین مقیم رکہی گئی ہین - تاکہ سرکشہ پر محاصرہ برابر قایم رہے - کل آفریدی قبائل سے ۸ سو رائفل اور ستر ہزار نقد جرمانہ کے علاوہ دو سو پچاس وہ رائفلین جو خیبر رائفل کے سپاہی لیگئے تہے - اور پچاس وہ جو آفریدی سپاہی دوسری رجمنٹون سے بہاگ کر ساتھ لے گئے تہے - اور چالیس جو لڑائی مین آفریدیون کے ہاتھ لگین - جملہ ۱۱۴ رائفلین اور نقد جرمانہ کے علاوہ منہدمہ عمارتون کا معاوضہ طلب کیا گیا تہا - انمین سے بعض قبائل نے ابتک صرف ۸۹ رائفلین اور دس ہزار روپیہ دیا - باقی برابر اکڑے ہوئے ہین - ۳۰ - دسمبر کی شام کو آفریدیون نے ایک گورہ فوج کے دستہ پر جو چارہ لیکر لنڈی کوتل کو آرہا تہا حملہ کیا جسمین تین گورے قتل اور ۱۱ زخمی ہوئے - انکے علاوہ ایک کرنیل - ایک کپتان اور ایک لفٹنٹ بہی سخت زخمی ہوئے - ۳۱ - جنوری کو ۴۴ ویں بادیز کے میجر ڈی وڈ لنڈی کوتل کے قریب گولی سے ہلاک ہوئے +

بونیر یون نے بہی جیسی کہ توقع تہی شرائط ماننے سے انکار کردیا ہے - جنرل بلڈ نے چڑہائیکا پہلا ہی انتظام کرلیا تہا مگر سال نو کی شروع ہوتے ہی ایکدو دن بارش ہوتے رہنے سے عارضی التوا کا اندیشہ ہوگیا تہا لیکن مطلع جلد صاف ہوگیا - اور جنرل موصوف نے ۶ - جنوری کو دشمن کے علاقہ پر چڑہائی کردی - جسنے اپنے درون کی محافظت کا اپنی طرف سے پورا انتظام کر رکہا ہے - فوج دس دن کا راشن لیگئی ہے جس سے قیاس ہوتا ہے کہ وہ اس عرصہ مین مہم سے فارغ ہوکر واپس آجائینگے - بونیری ۸ ہزار اور چملوال ایکہزار آدمی میدان جنگ مین لاسکتے ہین - انکے ساتھ اون ہندوستانی مجاہدین کی نسل بہی ہے جو سکہون عہد مین مولانا اسمٰعیل شہید کے ہمراہ غزا کرنیکے لئے سرحد پر گئے تہے - بونیرون کے ہاتھ سے درہ امبیلا پر تقریباً تیس برس ہوئے انگریزی فوجکو سخت نقصان پہونچا تہا - اُسوقت سے بعد اب یہ پہلی مرتبہ اُنپر چڑہائی کی گئی ہے - مگر اُسوقت تمام ہمسایہ قبایل بہی بونیریون کے ساتھ شریک تہے اور اب وہ اکیلے ہی ہین - لنڈی کوتل کے قریب فوجکی رہائش کے لئے جو پنڑیان بننی شروع ہوگئی ہین - خیمون مین سپاہیونکو سردی سے سخت تکلیف پہونچتی تہی -

جنرل لوکہارٹ کی بعد سر بامر مہم تراہ افواج کے افسر اعلی ہونگے - افواہ ہے کہ جرنیل غلام حیدر کے آدمی آفریدیونسے لی سٹ فورڈ رائفلین خرید رہے ہین اور ملا آفریدیونکو یقین دلا رہے ہین کہ موسم بہار مین امیر صاحب اونکی ضرور مدد کرینگے - افواہاً سنا جاتا ہے کہ امیر کابل جنگ کیوقت چار لاکھ تو اعدد ان سپاہی مع کرکٹ ہین - مہم تراہ کے ساتھ جدا آسمانی گولے بہیجو گئے تہے وہ بالکل ناکارہ ثابت ہوئے -

وادی ٹوچی کی فوج کا اکثر حصہ واپس کر دیا گیا ہے - وہان مستقل طور پر تقریباً دو اڑہائی ہزار فوج رکہی جائیگی - ۵ - جنوری کو مسٹر اولیور پولیٹیکل افسر ۲۰ سپاہیون اور چند لیوی فوج کے آدمیون کی ساتھ بونیر سے ایبٹ آباد کو جارہے تہے کہ دیواسی سو نیچ کے لوگون نے انپر بندوقین چلائین - مجرموں کے دو آدمی پکڑے گئے - فریقین کا آتشباری سے کوئی نقصان نہوا -

افواج مہم بونیر نے ۷ - جنوری کو درہ تنگا فتح کرلیا - پہلے ۹ بجے صبح کیوقت توپونسے گولہ باری شروع کی گئی - بعد ازان دوپہر اور دو بجے کے درمیان فوج پیدل نے درہ کی چوٹی کو فتح کرلیا ہماری طرف صرف ایک گورہ قتل ہوا - درہ بہت تنگ اور دونون طرف کی اترائی نہایت سیدہی اور خطرناک ہے - ذکا خیلی درہ خیبر کو بالکل خالی کرکے چلے گئے +

لہ بعد ۳۰ خبر آمد کہ ہمارے مصنف نکلسن کا ایلچی مقرر ہوا ہے

کائینات اور اُسکے خالق کی بے حد و حساب اور بیرون از وہم و گمان عظمت کا ایک ادنی ثبوت یہ ہے کہ ہماری اِس دنیا سے اربہا گنا بڑی ستاری کروڑون اور اربون کی تعداد مین موجود ہین - اور یہ کل مجموعہ بجائے خود کائینات ربی کا ایک ادنی جزو ہے - آسمان کا جو نقشہ لندن پیپرس اور برلن کے ہیئت دان تیار کر رہے ہین اوسمین چھہ کروڑ اسی لاکھ ستاری دکھائی گئی ہین - یہ سب ستاری فی نفسہم سورج ہین - اور ہمارے نظام شمسی کیطرح ہر ایک اپنے اپنے سیارے رکھتا ہے - سر رابرٹ بال کا قول ہے کہ اِن سیارون مین سے جو بذریعہ دوربین نظر آئی ہین سب سے بعید ترین کے بُعد کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے - کہ اگر وہان سے برقی پیغام فی سیکنڈ ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل کی رفتار سے بھیجا جائے تو اوسے اون تک پہونچنے مین ۸ برس لگین - مگر عکاس آئینون اور کیمرا نے انسی بھی زیادہ بعید ستارے انسانی آنکھ کو دکھلا دئے - جنکو اگر مسیح کے پہلے سن ولادت مین بھی برقی پیغام بھیجا گیا ہوتا تو اب ۱۸۹۸ء تک بھی اُن تک نہ پہونچ سکتا ہو قریب ترین ستارہ کرہ ارضی سے ساٹھ بیس ارب میل دور ہے جس فاصلہ کو اگر انسان توپ کے گولہ کی رفتار کے برابر بھی چلے تو پچاس لاکھ برسون سے پہلے طے نہین کر سکتا - یہ یقینی امر ہے - کہ اِس جو اور آسمان کے سوا جسکی عظمت اور وسعت کی یہ کیفیت ہو اور بھی کئی جو اور آسمان ہماری حد نظر سے باہر موجود ہین جو ہمارے آسمان سے بدرجہا بڑے ہین - ہماری آسمان کی کہکشان مین کم از کم ۲۰۱۹۱۰۰۰ ستارے ہین جو ہر ایک سورج ہے اور اگر ہر ایک کے گرد پچاس سیارے فرض کر لئے جائین تو ایک ارب ولاکھ ۵۵ ہزار ستارے و سیارے اسی ایک کہکشان مین ہو جاتے ہین - اور ابھی موجودہ دوربینون سے اسکے علاوہ اور بھی تین ہزار کہکشانین دیکھی گئی ہیں - ہیئت دان فلمارنان کا قیاس ہو کہ سیارون مین ضرور آبادی ہے - خواہ وہانکی مخلوق انسان کے برابر یا اوس سے افضل نہو کیونکہ فطرت کا مشاہدہ بتا رہا ہے کہ صانع نے یہ چیزین بیکار نہین بنائین - ہماری زمین تو ایک برس مین سورج کے گرد ایک دفعہ گھوم جاتی ہے - مگر یہی دورہ مشتری ۱۱ برس دس مہینون مین طے کرتا ہے کیونکہ وہ ہماری نسبت آسمان سے زیادہ بعید ہے اور اس لئے وہان سورج کی روشنی اور حرارت بھی ہمسے کم ہے - مشتری فی سیکنڈ ۸ میل سورج کے گرد چلتا ہے - یہ رفتا تیز ترین ڈاک گاڑی (میل ٹرین) سے پانسو گنا زیادہ ہے - (لکچر شیخ عبد اللہ)

جنوبی روس کے بندرگاہ اوڈیسہ کے قریب بحیرہ اسود کے ساحل پر تقریبًا نصف میل مربع میدان مین کچھہ عرصہ ہوا کہ یک تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سے زمین شق ہو گئی اور آٹھ دس مکان زمین مین دھنس گئے - ایک چوبی مکان درز کے راستہ پھسل کر بحیرہ اسود مین چلا گیا - قریب و جوار کے لاکھون لوگ یہ کرشمہ قدرت دیکھنے کو وہان جاتے رہے - اور کئی ماہران علم طبعیات و سائنس بھی وہان گئے +

معیشت کا استقلال تمام استقلالون کا سر ہے - تحقیق سب سے اول ہر ایک انسان پر واجب ہے کہ وہ ایسے ذرایع بہم پہونچائے کہ جسمین اُسکی معیشت متضمن ہو - اگر زیادہ منافع نہو تو تھوڑا ہی سہی تاکہ اوسکی امیدونکو نقصان نہ پہونچے - کیونکہ انسانی معیشت اوسکی تمام حاجتون سے اول درجہ ہے (یعنی انسان سب سے پہلے غذا کا محتاج ہے) پس ہر ایک فرد بشر پر لازم ہے کہ معیشت کو عزت کی نگاہ سے دیکھے جبکہ وہ کسی کسب پر قادر ہو سکے اور وہ کسب مستقل ہو کہ جسمین کسی کی محتاجگی نہو اور یہ ضروری نہین ہے کہ ہر ایک کسب پر مطلقًا فائق ہی ہو -

لیکن ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہین - کہ ہم مصر مین بہت سے ایسے اشخاص دیکھتے ہین کہ جنکی معیشت شریف طبائع کے نزدیک موجب نفرت ہے - مصر مین کوئی بھی گھر نہ دیکھو گے کہ جسمین کسی ایسے جوان - تنومند - اور ہٹے کٹے کہل (متوسط العمر) کا وجود نہو جو اُس گھر مین آرام طلبی سے گزارہ کرتا ہوگا - اِسبجہ یہ کہ ہم (جوان وغیرہ) گھر والے کے قرابتی ہین -

یہ لوگ بعض اوقات تو ایسے آرام طلب دیکھے جاتے ہین کہ نوع بنوع کے حیلونسے ایسے ہی گھر دنمین پناہ گیر رہتے ہین اور اوسی جگہ سے کھاتے پیتے ہین اور خراٹے لگاتے ہین - اگر جاگتے ہون تو اکثر ڈیوڑھیون کی چبوترون - دوکانون - تہوہ خانون وغیرہ مین بیٹھے ہوئے ملینگے - یا اکثر اوقات جگلہ بھگت بنکر تسبیح کو دانی ہلاتے نظر آوینگے - اور نماز ادا کرتے دکھائی دینگے - عام اِس سے کہ اصلی طور پر نیک ہون - یا مصنوعی - اُنکی عمر اسیطرح سے بسر ہو جاتی ہے کبھی کبھی وہ پورے طور پر فاسق بھی ہوتے ہین - ایسے آرام طلب لوگ دیر تک اسی حال پر رہتے ہیں کہ ہاتھ ہلانا نہین چاہتے - اگر خدانخواستہ کچھہ کہا یا تو یہ کہ کسی دیوان کے پاس گئے اور خود کو عابد پرہیزگار - نمازی وغیرہ الفاظ سے یاد کرایا ایسے طور پر گھر مین گذارہ کرنا اچھا نہین ہے - انکو نہ تو سردار کہہ سکتے ہین اور نہ خادم نہین بلکہ دوسرونکا دست نگر کہنا لازم ہے - اور وہ ایسے بنے ہوئے ہین کہ اونکو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن وہ صاحب منزل کی نظر سے گرے ہوئے ہوتے ہین - اور وہ دِلمین پانچ آنے بھی نہین کما سکتے - صاحب منزل کی نوکرون تک بھی اُنکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہین اور مسخری ٹھٹھہ کرتے ہین اور خفیہ طور پر بُرا بھلا کہتے ہین - ایسے لوگ جبکہ اُنکو کسی کمائی کیواسطے کہا جاوے تو صاف جواب دیتے ہین کہ ہم کیا کرین حکومت نے ہماری معیشت کے دروازہ پر قفل لگا دئے ہین - (یہ خیالات بعینہ اہل ہند کے مطابق ہین کہ یہانپر بقدر ۱/۴ کے مفت خور قصہ خوان وغیرہ لوگ موجود ہین - اور جب اونکو کسی کسب کے واسطے کہا جاتا ہے تو حیلۃً یہ جواب دیتے ہین کہ بابا انگریزی حکومت نے ہمکو بے روزگار بنا دیا - حضرت فاضل صاحب ایسے لوگونکے واسطے آگے چلکر خوب نصیحت کرتے ہین - (مترجم) "تو کیا کام کرتا ہے" جبکہ تو اپنے دلسے ہر وقت یہی آواز سنتا ہو کہ سب کچھہ کرے - تو سوداگر بن - تو زمیندار ہو - تو کاریگر ہو - کسی کی خدمت کرے - غرضکہ جو کچھہ ہو سکتا ہے عمدہ عمدہ طور پر کر - اپنے لئے - اور لوگون کے لئے کہ جنمین تیری بود و باش ہے -

دیکھو تحقیق حکومت مصر نے اب وظایف بند کر دئے ہین - پس کیا مصری بھوکے مر جاینگے - کیا تو نہین دیکھتا کہ بیگانے لوگ کیا کر رہے ہین - ہماری مراد اِس سے اِسوقت انگریزونکے متعلق نہین کیونکہ ہر ایک کا نفوذ ظاہر ہے بلکہ یہانپر مراد - رومی - ارمنی سوری - ہندی - عجمی - اطلیانی وغیرہ وغیرہ سے ہے -

تم جانتے ہو کہ اُن سب مین سے ہر ایک خالی ہاتھ مصر مین آیا تھا اور چھوٹا سا حرفہ اختیار کر کے مالدار ہو گیا - اور معزز ہوا - اے مصری لوگو! تم ابن البلاد ہو (یعنی پردیسی نہین ہو) اور تمہارے قرابتدار اور دوست لوگ یہان ہین - پس وہ کام کیون نہین کرتے جو کہ دیگر ممالک کے غریب لوگ یہانپر آکر کرتے ہین - ہم اسجگہ پر یہ ظاہر کرنا نہین چاہتے کہ انسان کے انسان پر حقوق نہین ہین - یا کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کی دستگیری نکرو نہین یہ کام تو واجبات شرعی مین سے ہے لیکن آرام طلب لوگونکو سہارا مت دو - اور شکم سیرون کو مت کھلاؤ - اون کی مدد کرنی نیکی مین داخل ہے کہ جن کو کمائی پر قدرت نہین ہے -

کمائی کرنیوالے شخص کی مساعدت اوسی حالت مین جایز ہے کہ جبکہ اوسکو کسی خاص عذر کے سبب سے معطلی از روزگار ہو - پھر بھی اُسکو لازم ہے کہ تھوڑا بہت کسب کرتا رہے - یہ لاحاصل ہے کہ ایک شخص کی جملہ حاجات کا بار دوسرے کے گلے مین ڈالدیا جائے - یہ خیال نہین کرنا چاہیے کہ اعلی مراتب ہی ملین تو معیشت سد ہر سکتی ہے وقت کی قدر کرو -

ہم امید کرتے ہین کہ ہم اکیدن اپنے مصری بھائیونکو مستقل معیشت پر دیکھینگے کیا عمدہ بات ہو کہ حضرت فاضل مصری صاحب اہل ہند کو بھی کبھی ایسی قیمتی سبق دیوین - آرام طلبی کا تو یہانبھی حد حساب نہین ہے - اور اپنا تمام کسب بیٹھے ہین آگرہ کا روضہ تاج بی بی - کلکتہ کا پرانا مندر وغیرہ وغیرہ عمارات کی بنا پر ہے اگر ہر گئی کہ اب اونکے جانشین گان مغربی تعمیرات کو اوستاد دیکھی دست نگر ان ہین - غفلت کو چھوڑو - برٹش حکومت کے سایہ مین ترقی کا قدم آگے بڑھاؤ - تم کو نین کی تلاش مت کرو تمہارے پاس کونین سے بڑھکر جڑی بوٹیان پڑی رکھنیوالی موجود ہین - صرف کوشش کی دیر ہے - تجارت سے فایدہ اوٹھاؤ + (از نیر اعظم ترجمہ المواید)

CHAMBERLAIN'S COLIC
CHOLERA & DIARRHOEA REMEDY.

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈائیریا ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوائی)

(جو امریکہ مین بنائی گئی ہے)

نہایت عجیب دوائی اپنی قسم کی ہے جو تمام دنیا مین استعمال اور پسند کیجاتی ہے - تمام معدہ کی درد و نکو فورًا دفع کرتی ہے - قولنج ہیضہ پیچش ظہیر دوامی ظہیر بچون کا ہیضہ - انتریون کی ہر قسم کی بیماریان - قیمت چھوٹی بوتل ایکروپیہ - بڑی بوتل دو روپیہ ہر جگہ دوا فروشونسے ملسکتی ہے + یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکتی ہے +

حضرت امیر المومنین خلیفہ اعظم اور شیعہ اصحاب

خلافت کے مسئلہ اور سلطان المعظم کی نسبت ایک بے نام شخص نے پروفیسر قزلباش کے فرضی نام سے کچھہ عرصہ ہوا اینگلو انڈین اخبار سول ملٹری گزٹ مین جو مزخرفات شایع کی تہی اوسکا کافی جواب نہ فقط وکیل بلکہ تقریباً کل اسلامی اخبارات مین فوراً ہی شایع ہو گیا تہا چنانچہ کلکتہ کے امامیہ اخبار نامدار حبل المتین نے اس ادعائی شیعہ کی نسبت جو خیالات ظاہر کئے تہے ہم نے اونکو بجنسہ اپنے اخبار مین درج کر دیا تہا اب ۲۷ - دسمبر ۱۸۹۷ء کے حبل المتین مین ایک ایرانی نامہ نگار کی تحریر جو خاص طہران سے موصول ہوئی اسی بارہ مین درج ہے۔ اوسمین قزلباش پروفیسر کی قرار واقعی گوشمالی ہی نہین کیگئی۔ بلکہ چند ہفتے ہوئے ہمنے شیعون کے حضرت خلافت پناہی امیر المومنین کی ذات والا نہمات سے بیحد عقیدت و خلوص رکہنے کی نسبت جو کچھہ تحریر کیا تہا اوسکی بہی کامل تصدیق خود ایک اور شیعہ معزز کی تحریر سے ہو رہی ہے۔ اسلئے ہم اوسکو مزید خوشی سے بجنسہ وکیل کے ناظرین کے مطالعہ کیلئے ذیل مین درج کرتے ہین:-

(قابل توجہ اسلامیان)

مکتوب یکی از اجلہ و عماید ایران است کہ باداره رسیده - در شماره ۴۴ روزنامہ شریفہ حبل المتین در صفحہ ۵۲۴ شرعی بعنوان معذرت از طرف شیعیان از پروفیسر قزلباش مندرج گشتہ بود۔ چون این شخص بیعزت کہ واقعاً ننگ عالم انسانیت و اسلامیت است و بدزدی اسم نام خود را در جزء مسلمین قلمداد کرده کمال بے انصافی را پیش نہاد خود کرده است۔ با ہمہ مشغلہ و عدم وقت خود نتوانستم چیزی بجواب او نویسم۔ لہذا خاطر مبارک منشی اداره شریفہ را متذکر میدارم اگرچہ کراراً در صفحات حبل المتین رسوخ قلبی و غیرت ہم مذہبی حضرات شیعہ را در حق اعلیحضرت اقدس **خلافت پناہی سلطان عبد الحمید خان** ادام اللہ بطول قدرتہ و سلطنتہ نوشتہ شده است و ہر چہ درین باب عرض شود از زواید است نہایت این شخص پروفیسر قزلباش کہ نہ بوئے از مذہب و نہ بہرہ از غیرت داشتہ است آن خباثت ذاتی مکنونی خود را بروز داده۔

از روزیکہ تلگراف فتح شیون اسلام بدار الخلافہ باہره رسید در سفارت سنیہ عثمانی جشنی رسمی گرفتہ شد عموم رجال از لشکری و کشوری با کمال ذوق و سرفرازی با وعده و بدون وعده بسفارت سنیہ تشریف برده تبریکات قلبی خود را عرضہ داشتند و از طرف اعلیحضرت **شاہنشاه و ولی نعمت ایرانیان** نیز تبریکات زبانی و تلگرافی و مکتوبی زیاده از آنچہ عرضہ دارم چہ بتوسط سفارت کبرائی عثمانی و چہ بلا واسطہ با تلگراف گفتہ شد چون در شہر محرم و صفر در ایران بملاحظہ محبت بخامس آل عبا ابداً نہ جشن و نہ زینت و نہ عروسی و نکاح معمول نیست و ہمہ روزه مردم از صبح تا بظہر و از دو ساعت بغروب تا چہار ساعت از شب گذشتہ در این دو ماه در مجالس روضہ خوانی ہستند البتہ در حضور جناب مدیر محترم شرح حال ایرانیان در این دو ماه پوشیده نیست کہ تمام سیاه پوش حتی خضاب حنا ہم کہ مستحب است استعمال نمیکند مگر نہ از کسبہ و علماء اعلام و دوائر دولتی جائی نبود کہ جشن این فتح کہ راجع بامت محمدی است با کمال ذوق نگیرند۔ بعضی از رجال و علما با این حال باز ہم خیال گرفتن جشن داشتند و در آن دو ماه در مجالس و محافل روضہ خوانی روضہ خوانہا اول دعائیکہ در ممبر میکردند بوجود اعلیحضرتین پادشاہان اسلام و نصرت اسلام و بخصوص مذاکره اسم سلطان **عبد الحمید خان** میشد۔ و از طبقات علماء اعلام بتوسط خود این بنده چندین تبریک نامہ و اظہار یکجہتی دولت بزرگ اسلام بسفارت سنیہ عثمانی و جناب منیف پاشا سفیر کبیر داده شد جنابان مستطابان حجۃ الاسلامان آقای امام جمعہ طہران سلمہ و آقای آقا سید عبد اللہ مجتہد معروف بہ بہبہانی مستقیماً بسفارت سنیہ و شخص سلطان تبریکات در خور این فتح گفتہ شد و از طرف شخص اعلیحضرت سلطان نیز جوابہائے مرحمت آمیز بہ آقایان عظام مستقیماً و از طرف وزارت امور خارجہ عثمانی بتوسط سفیر کبیر بسایر علماء اعلام مرحمت شد والی امروز کہ شہر رجب است و ششماه متجاوز از فتح قشون اسلام میگذرد بعضی از علمائی ولایات ایران کہ بملاحظہ دوری از مرکز و دیر رسیدن جز این فتح با ایشان باز ہم چہ بتوسط این بنده و چہ مستقیماً عرایض و پاکت ہائی تبریک و تہنیت بدربار **خلافت عظمی** داده میشود و جوابہائے مرحمت آمیز میرسد بحمد اللہ امروزه **امت شیعہ بخوبی دریافتہ اند کہ سابقاً بملاحظہ اختلافاتیکہ بعضی از سلاطین محض پیشرفت چہار روزه سلطنت خود این نفاق بزرگ را در میانہ این ملت محترمہ انداختہ اند رضای خدا و ائمہ ہدا بر بی احترامی نسبت بخلفاء راشدین رضی اللہ نبوده و نیست۔ ہرگاه اہل سنت را می بینند چون خود برادر خود محبت و مہربانی میکنند شہد اللہ ده سال گذشت بنده در طہران مقیم ہستم** از ہر طبقہ چہ علماء و بزرگان و چہ کسبہ یکنفر را ندیده ام کہ چیزی فہمیده باشد **اسم خلفای راشدین را بی احترامی یاد کند**۔ بعضے از عوام مجہول کہ از سابق الایام ذہنی آنہا چیزی شده باشد حرفی بگویند ابداً از روئے فہم و عرض نبوده و نیست۔ خصوص در این فتح بزرگ کہ ہر نفسی فہمیده و دانست کہ مقصود اہل صلیب جز بر انداختن اسم اسلام چیزی نیست و قباحت نفاق در میانہ دو امت کہ **قرآن و قبلہ آنہا یکے است** جز تنزل و خرابی یکدیگر ثمرے نداشتہ و ندارند بخوبی بعامہ خلق معلوم شده خصوص از زمانیکہ اورنگ کیان و تخت ایران بوجود مقدس شہریار متدین متمدن ارواحنا فداه زینت بخش گشتہ مراوده دو شاہنشاه اسلامی باندازه است کہ از زمان عروج سلطنت عثمانی تا بحال چنین یگانگی با ایران نداشتہ اند از تلگرافات تبریک اعیاد معظمہ ایران کہ در روزنامہ ایران درج میشود بخوبی میتوان دریافت از خلوص عقیدت و یگانگی مخابره میشود نہ رسمی و معمولی لہذا بزبان عموم اہل شیعہ بآن **نامسلمان** کہ پروفیسر قزلباش باشد میگوئیم۔

دشمن آتش پرست باد پیما را بگو ✤ خاک بر سر کن کہ آب رفتہ باز آمد بجو

از خباثت یک نفر یا ده نفر مثل این اشخاص لامذہب رشتہ اتحاد و ملت گسیختہ نخواہد شد۔ و امروز اہل ایران از اعلی تا ادنے بعد از اطاعت دولت متبوعہ خود و برو اطاعت **اعلیحضرت سلطان عثمانی** را لازم و او را **خلیفہ و سلطان دانستہ و میدانند**۔ بخدا قسم است ایک نفر از عارف و عامر در طہران ندیده ام کہ اسم سلطان بیابد و او را و قوام سلطنت او را دعا نکند۔ انتہی۔ ✤

(ام ی ن) ✤

CHAMBERLAIN S COUGH REMEDY.

چیمبرلینس کف ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی کھانسی کی دوائی)

(امریکہ مین بنائی ہوئی)

ہر قسم کی کھانسی۔ زکام نزلہ۔ بچون کی کھانسی۔ کالی کھانسی۔ سل۔ گلے کی کھرکھراہٹ اور ہر وقت کی تہوڑی تہوڑی کھانسی کو بالکل دفع کر دیتی ہے۔ امریکہ مین تمام ڈاکٹر اس کا استعمال کراتے ہین۔ ایک مرتبہ اسکو آزمائیے اور صحت پائیے۔ قیمت چہوٹی بوتل ایک روپیہ بڑی بوتل دو روپے

تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہین۔ ✤

یہ دوا شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکتی ہے

مراسلات

اشتہارات کی بے اعتباری

اخبارات اور اشتہارات ایک نہایت ہی کامل ذریعہ تجارت کی ترقی کا ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم لوگوں نے اس سے فائدہ یہ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ اپنی غلط کاری اور دنائت سے اشتہارات کی وقعت کو گم کر دیا ہے۔ آئے دن جو اخبارات میں قسم قسم کے اشتہارات طبع ہوتے رہتے ہیں۔ یا بطور ضمیمہ نکلتے ہیں۔ اُنسے ملک کو کیا فائدہ پہنچا اور مشتہرونکو کیا نفع ہوا۔ اس کا جواب بافسوس تمام یہی دیا جاسکتا ہے کہ ملک اور اہل ملک کو بے حد نقصان ان مبالغہ بلکہ کذب آمیز اشتہارات سے پہنچا ہے۔ مشتہروں کو ضرور کچھ فائدہ ہوا ہے۔ لیکن باعتبار اصول تجارت۔ وہ فائدہ نہایت ہی خفیف ہے۔ اگر یہی کام ایمانداری اور سچائی سے کیا جاتا۔ تو اہل ملک کے علاوہ مشتہرونکو بھی کثیر فائدہ ہوتا۔ چنانچہ جن حضرات نے دیانت وایمانداری کو مدنظر رکھکر صحیح حالات پبلک میں پیش کئے ہیں۔ اُون کا کام اچھی طرح چل رہا ہے۔ اور اہل ملک بھی اُن کی دراز دستی کے شاکی نہیں پائے جاتے۔ بعض صاحبوں کا خیال ہے کہ مہتمان اخبار بھی اُس برائی میں شریک ہیں۔ جو اپنی اُجرت طبع کے لالچ میں ہر کسی کا اشتہار بلا سوچے سمجھے طبع کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض اہل مطبع ایسا کرتے ہوں۔ لیکن ایک حد تک وہ معذور بھی ہیں۔ کلکتہ کا ایک مشتہر جو لاہور میں اپنی دوکان کی فہرست طبع کراتا ہے۔ مشکل ہے کہ مہتمم اخبار اُسکی تصدیق کر سکے۔ تاہم ایمانداری کے ساتھ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مقامی مشتہرونکی صداقت کا اندازہ اخبار والے ضرور کر سکتے ہیں اور اگر ان میں دغل فصل ہے۔ تو چند روپیوں کے لالچ سے اہل ملک کا گلا کاٹنا فرائض انسانی سے بعید ہے ایک زمانہ تھا کہ بنارس سے بہ کثرت ادویہ کے اشتہار شائع ہوتے تھے۔ گویا تمام بنارس میڈیکل ہال بن گیا تھا۔ اب وہ ہی نمونہ امرت سر میں نظر آتا ہے۔ وکیل جسکو قوم وملک کے وکیل ہونے کا دعویٰ ہے اِن کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ دُور کے رہنے والے محض اخبار کی وقعت کا خیال کر کے خریدار ہوتے ہیں + پس وکیل کا فرض ہے کہ یا تو اشتہارات کے قبل صاف اور نمایاں عبارت میں لکھدے کہ اخبار اشتہاروں کی صداقت کا ذمہ وار نہیں ہے۔ یا مشتہروں میں کسی صاحب کی ذاتی تصدیق کرے۔ مجھے ان سب مشتہر صاحبان سے پالا نہیں پڑا۔ مگر محمد امام الدین صاحب مینجر وکٹوریہ میڈیکل ہال ہال بازار امرتسر کی دوا کا میں نے تجربہ کیا۔ میں بالکل صداقت سے ظاہر کرتا ہوں کہ اشتہار کا ۱/۵ حصہ بھی اُن میں نفع نہیں میں نے صاحب موصوف کو لکھا۔ کہ مجھے کثرت بول کا عارضہ ہے۔ آپ اپنی جوب بھیجدیں۔ وہاں سے نہایت اُمید دلانیوالا خط آیا کہ بجائے جوب کے ایک ٹینکچر روانہ ہے۔ جو ضرور نفع دیگا۔ مگر جب استعمال سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو میں نے دریافت کیا کہ کیا مقدار دوا زیادہ کر دیجائے۔ مگر کچھ جواب نہ ملا۔ مکرر شکایت آمیز خط لکھا۔ مگر صدائے برنخاست۔ دوسری دوا مشتہر صاحب کی ایک سرمہ تھا جسکی آمدنی وہ مجروحین عساکر سلطانی کے لئے وقف کرنا چاہتے تھے۔ مجھے اسکا تو کچھ علم نہیں کہ آیا فروخت کے بعد اُنہوں نے اپنا وعدہ وفا کیا یا نہیں۔ پر اسکی شکایت ضرور ہے۔ کہ اسکا سرمہ شاید ۲ رتولہ کا بھی نہیں ہے۔ یہ سرمہ ابھی میرے پاس موجود ہے اگر مہتمم صاحب اخبار وکیل ارشاد کریں تو میں اُسکا نمونہ بھیجدوں۔ یا خود مشتہر صاحب سے لیکر میرے قول کی تصدیق وتکذیب کریں +

چونکہ اخبار وکیل یقیناً اللہ الدین صاحب کے ملاحظہ سے گذرتا ہوگا۔ اسلئے بجائے کسی دوسرے اخبار میں یہ مضمون دینے کے میں نے اخبار وکیل میں لکھنا مناسب سمجھا۔ بشرطیکہ مہتمم صاحب بھی اسکی اشاعت اپنے اصول کے خلاف نہ سمجھتے ہوں +

راقم محمد حسین شوق - از اٹاوہ

محمد حسین صاحب نے اخبارات کی جو شکایت کی ہے۔ اسکی نسبت اُنکی خدمت میں یہی عرض کر دینا کافی ہے کہ یہ عام مفہوم اور مسلم امر ہے کہ مہتمم اخبار کو کسی اشتہار کے درست یا مبالغہ آمیز ہونے سے سروکار نہیں۔ ایک شخص اپنی چیز کا اشتہار دیتا ہے۔ یہ کام مشتری کا ہے کہ خریدنے سے پہلے اپنا اطمینان کرلے۔ اگر وہ ایسا کرنیکے بغیر کوئی چیز خریدتا ہے۔ تو اُسے اپنی عقل پر افسوس کرنا چاہیے۔ یہ بالکل درست ہے کہ آنجہانی ادویہ کے اشتہاروں کی عجب بھرمار ہو رہی ہے۔ مگر جو لوگ تجربہ کار مقامی اطبا اور ڈاکٹروں سے ..... معالجہ کرانے پر ایسے بے تکے علاج کو ترجیح دیں انکو لازمی طور پر اپنی غلطی کا کچھ خمیازہ ضرور اٹھانا پڑیگا۔ پبلک کو اسبارہ میں ادویہ فروشوں یا اخبارات پر الزام دینے کے بجائے اپنی سمجھ اور دانائی کا شاکی ہونا چاہیئے - ایڈیٹر وکیل

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ برائی مجروحین عساکر عثمانیہ و مظلومین کریٹ - جو یکم نومبر ۱۸۹۷ء کے بعد دفتر وکیل میں موصول ہوا +

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۲۷ - دسمبر ۱۸۹۷ء	۴۱	۱۰	۰۶
شیخ علی گوہر صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور	۱	۰	۰
منشی منیر الدین صاحب گورنمنٹ سنٹرل پریس شملہ	۱	۴	۰
میزان	۴۳	۱۲	۰۶

ترکی فوجی خبریں

لفٹنٹ کرنیل محمد علی بے کے زیر کمان فوج پیدل کی آٹھ پلٹنیں سپیشل ٹرینوں پر مقام یاکووا (واقع البانیا) کو سالونیکا سے بھیجی گئیں۔ تیسرے اردو ہمایون میں جسکا ہیڈ کوارٹر مناسطر میں ہے۔ فوج سواران کی دو کمپنیاں اور بڑھائی گئی ہیں۔ ردیف سپاہیوں کی پلٹن جو کئی مہینوں سے پولی زور میں مقیم تھی۔ سالونیکا کے بحری قلعہ قرہ بوران میں بھیجدی گئی ہے +

ماسر (میگزین) رائفلوں اور اُن کے کارتوسوں کی مقدار عظیم ایشیا کوچک کے صوبہ معمورۃ العزیز کو بھیجی گئی ہے +

حلب کے بندرگاہ اسکندرون میں فوجی ڈپو قائم کیا جائیگا۔ اور صوبہ یمن کے اکثر مقامات میں بھی خانہ بدوش قبائل کی تاخت وتاراج کے انسداد کے لئے فوجی چوکیاں بنائی جائینگی +

محمود جلال الدین پاشا وزیر تجارت وہتمم زراعتی بنک نے بنک کی انتظامی اخراجات میں دس ہزار پونڈ سالانہ کی تخفیف کر دی ہے۔ اور ابھی اور تخفیف کا انتظام کر رہے ہیں +

تار پیڈو کشتی طایر ڈارڈنیلز سے قسطنطنیہ واپس جاکر بندرگاہ گولڈن ہارن میں داخل ہوگئی ہے۔ مخصوصہ کمپنی کے جہاز طائف پر سمت نامبر ۱۷ - سورنگروٹ سالونیکا کو بھیجے گئے۔ جہاں سے انکو سقوطری واقع البانیا میں پہنچا دیا گیا +

کریٹ کے مظلوم مسلمانوں کیلئے جو جزیرہ کی ساحلی قصبات میں پناہگزین ہیں۔ اعلیحضرت امیر المومنین نے بابعالی کو برابر امداد بھیجتے رہنے کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ مجلس وزرا نے اخیر مارچ ۱۸۹۸ء تک ہر مہینہ ۶ ہزار بوری آٹا (یعنے تخمیناً ۴۰ ہزار من) خرید کیا گیا۔ جسکی قیمت سرکاری خزانہ سے ادا کیگئی ہے۔ جواد پاشا فوجی گورنر خود اپنی نگرانی میں محتاجوں کو امداد تقسیم کراتے ہیں۔ زار روس نے خانیا کی یونانی بطریق خانہ کو جو پچھلے فساد میں جل گیا تھا۔ اپنے خرچ سے تعمیر کرانیکا حکم دیا ہے۔ ریتی مدد میں ایک ہسپتال بھی زار کے خرچ سے تعمیر کیا جائیگا +

سنتگا پور کے مسلمانوں کو خلافت عظمیٰ سے اسقدر عقیدت ہے کہ بقول ترکی اخبار اقدام انہوں نے اپنے گھروں کے دروازوں اور شتیوں پر ہلال وستارہ کے نشان لگائے ہوئے ہیں۔ مگر سوال ہو سکتا ہے کہ آنہوں نے مجروح سپاہیوں اور شہداء کے پسماندگوں یا مظلوم مسلمانان کریٹ کی امداد کے لئے جیب سے کوئی کوڑی بھی نکالی ہے۔ یا کہ مسلمانان ہند کی طرح فقط زبانی ہمدردی پر کفائت کئے بیٹھے ہیں؟ - ہلال کا نشان لگا لینا تو بہت آسان ہے۔ اسپر کوئی خرچ نہیں ہوتا۔ ہمدردی ومحبت کا اصل معیار ابن علمہ الرحمۃ ہے۔ اگر ایسی ہمدردی نہ ہو جو ہاتھ کو جیب تک پہنچا سکے تو اُس سے خدا محفوظ رکھے +

قسطنطنیہ کے اعلیٰ سول مدرسہ "ملکیہ سکول" کے کامیاب ۳۳ گریجوایٹوں کو بتاریخ ۲۲ - نومبر ڈپلومے اور انعام تقسیم کئے گئے - کامیاب طلبا تین برس نائب گورنر رہکر قائمقام (کمشنران اضلاع) بنادیئے جاتے ہیں وزیر تعلیم کی طرف سے علی حیدر آفندی رئیس مجلس تعلیم جلسہ کے صدر انجمن تھے - امیر المومنین کیطرف سے جواد بے سکرٹری محل ہمایون شریک جلسہ ہوئے تھے - رجب آفندی پرنسپل کالج نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی جس سے معلوم ہوا کہ سن گذشتہ میں کل طلبا کی تعداد ۳۴۰ - جس میں سے ۳۰ سب سے پہلی اور ۳۳ انتہائی جماعت میں تھے - تاریخ قیام سے ابتک ۶۱۸ نوجوان اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں - تقسیم کے بعد کنعان بے ایک طالبعلم نے سلطان المعظم کی علم پروری اور شفقت پدرانہ کی مدح و ثنا میں طویل تقریر کی - اختتام جلسہ پر کل مدعوین کو ضیافت دیگئی +

جدہ سے اعلان جنگ پر جو یونانی رعایا کے باشندے نکالدیئے گئے تھے - وہ سب اب پھر واپس آگئے ہیں - اور انہوں نے اپنا کاروبار شروع کر دیا ہے +

یونان سن رواں میں چالیس لاکھ درہم کی توپیں اور سامان جنگ امریکہ سے خریدنیکا ارادہ رکھتا ہے گورنمنٹ یونان نے اپائرس کی یونانی فوج پر رپورٹ کرنے کے لئے کرنیل سٹراٹوس کو مقرر کیا تھا - اسنے اس صوبہ کی جنگ کی مفصل تاریخ دیکر تین سو صفحوں کی رپورٹ کی ہے - اور اس میں کئی اعلیٰ افسروں پر کورٹ مارشل کئے جانیکی صلاحدی ہے - ۳۷ افسروں پر عدم تعمیل فرض کا الزام عائد ہے - میجر بولداریس نے فلپیا ڈاکو کو بلا حکم خالی کر دیا تھا - اسپر کورٹ مارشل کرنیکی خاص تاکید کیگئی ہے - ان افسروں کے علاوہ صوبہ مذکور کی یونانی افواج کے خود سپہ سالار اور اسکے سٹاف کے افسروں کی بھی غفلت یا نالائقی کے جرم میں تحقیقات کیجائیگی - افواہ ہے کہ گورنمنٹ مذکور اپنی فوج کی از سر نو ترتیب اور درستی کے کام پر دیگر ممالک کے پانچ چھ اعلیٰ فوجی افسروں کو مامور کرنیکا ارادہ رکھتی ہے - یونانی اور ترکی افواج مقیمہ تھیسلی کے درمیان جو علاقہ بطور حد فاصل چھوڑا گیا ہوا ہے - وہاں چیچک کی وبا بہت زور سے پھیل گئی ہے - نومبر کے آخری ہفتہ میں تھیسلی کے عیسائی مفرورین کے تین جہاز بندر وولو میں پہنچے - یونان کو محصول پرمٹ سے اکتوبر ۱۸۹۷ء میں تقریباً ۳۵ لاکھ درہم (درہم = ۱۰ر) یعنی ۹۶ء کے اسی مہینہ سے ۷ لاکھ زیادہ آمدنی ہوئی - اضافہ کی وجہ قواعد کی پوری تعمیل اور سخت نگرانی بتائی جاتی ہے جس سے غبن بہت کم ہونے پایا - اتھنز میں ترکی قونصل نے نومبر کے اخیر سے کاروبار شروع کر دیا ہے - ترکی سفیر بھی ابتک وہاں غالباً پہنچ گیا ہوگا جسکے لئے سفارت خانہ کی مرمت اور درستی نومبر میں ہی کر دیگئی تھی +

امیر المومنین نے سرویا کے وزیر اعظم ڈاکٹر جارجووچ کو جو پہلے قسطنطنیہ میں سربی سفیر تھا ۲۳ - نومبر کو محل ہمایون میں شاہانہ دعوت دی - سفیر کی بیوی اور کنواری لڑکی بھی ہمراہ تھیں جو ۲۹ - نومبر کو شاہی بیگمات سے بھی ملاقی ہوئیں - وزیر مذکور ابھی تک اپنے نئے عہدہ پر نہیں گیا - وہ چند معاملات کے تصفیہ تک آستانہ علیہ میں ہی رہیگا - دعوت میں صدر اعظم اور توفیق پاشا وزیر خارجیہ بھی مدعو تھے - رخصت ہوتے وقت خلیفۃ المسلمین نے سفیر اور اسکے ہمراہیوں کو ڈاکٹر کو پرائیویٹ ملاقات کا افتخار بخشا +

منیف پاشا ترکی سفیر متعینہ طہران آجکل دار الخلافہ میں رونق افروز ہیں - جہاں بارگاہ سلطانی میں حاضر ہونیکے بعد انہوں نے کئی اہم معاملات پر مختلف ترکی وزراء سے صلاح و مشورہ کیا +

امیر المومنین نے کئی جرمن افسروں کو تمغے عطا فرمائے ہیں - کپتان عادل بے منیجر کارخانجات امیر البحری اور کپتان خلیل بے منیجر ڈاکس (حوضات برائے درستی - تعمیر یا مرمت جہازات) ایڈمیرل کے رتبہ پر ترقی یاب ہوئے ہیں +

قسطنطنیہ کے قریب میدان کاغذخانہ میں آخر نومبر کو روسی بے دود بارود کا امتحان کیا گیا - جسے چند برس ہوئے ترکی افسروں کی ایک جماعت نے ایجاد و تیار کیا تھا - امتحان کے موقعہ پر جنرل کامل پاشا اور کئی دیگر فوجی افسر موجود تھے - ان سب نے فیصلہ دیا - کہ ترکی بارود یورپ اور امریکہ کے کارخانوں کی تمام بے دود بارودوں سے افضل و اعلیٰ ہے +

غنیمت حرب کا ایک اور حصہ ۲۲ - نومبر کو گراس رائفل کے کارتوسوں کے چھ سو صندوق اور دیگر سامان حرب جو یونانیوں سے حاصل ہوا تھا بذریعہ ٹرین سالونیکا سے قسطنطنیہ موصول ہوا - اور زیتون بورنو کے کارخانہ کارتوس کو بھیجدیا گیا +

ٹرکی میں ابھی تک منی آرڈر کے ذریعہ سے روپیہ بھیجنے کا دستور جاری نہیں - یعنی بجائے اسکے کہ ایک ڈاکخانہ دوسرے ڈاکخانہ کو جیسا کہ ہندوستان میں دستور ہے صرف تحریری اطلاع دیدے کہ فلاں شخص کو روپیہ دیدو یعنے فرینسن کی پر سکی ہوئی فارم بھیجدے - نقد روپیہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے - محکمہ ڈاک اسکو منسوخ کر کے اب ہندوستان کا طریقہ مروج کرنیوالا ہے +

ایشیا کوچک کی اکثر صوبوں میں انگور کی کاشت بکثرت ہوتی ہے - اور چونکہ اس درخت کو متعدد امراض جلد لاحق ہو جاتے ہیں جن سے لاکھا درخت ہر سال بیکار ہو جاتے ہیں - اسلئے فقط ایک ہی صوبہ ایدن کی تین تحصیلوں میں سرکار نے امریکن انگوروں کے تین ذخیرہ بنائے ہوئے ہیں - جن میں ہر سال ۶ - لاکھ درخت تیار ہو کر کاشتکاروں میں تقسیم کئے جاتے ہیں - مگر اب چند سال کے تجربہ سے ثابت ہو گیا - کہ صوبہ مذکور میں ہر سال بالاوسط دس لاکھ نئے درختوں کی ضرورت پڑتی ہے - اسلئے بمقام سیدی کوئی چوتھا ذخیرہ قائم کر دیا گیا ہے +

قلمرو عثمانیہ سے بلا اجازت سلطانی عربی گھوڑوں کے باہر جانیکی سخت ممانعت ہے - حال میں اطالین افسروں نے سلطانی اجازت سے اطالیہ کے محکمہ حرب کے لئے شام سے بیس گھوڑے عربی نسل کے خرید کئے ہیں +

بخارا سے مسلمانوں کی ایک جماعت ٹرکی میں ہجرت کر آئی ہے جسے یورپین ٹرکی کے صوبہ البانیا میں قصبہ دبری کے قریب آباد کیا گیا ہے - اور سلطان المعظم نے جیب خاص سے انکے گاؤں کے لئے مسجد اور ایک مدرسہ تعمیر کرا دیا ہے +

استنبول میں بتاریخ ۲۲ - نومبر ہاشم نام ایک تاجر نے جو چینی کے برتن بیچا کرتا تھا - اپنی ایک ہمسایہ نوجوان بیوہ عورت مسماۃ عائشہ کو اس رنج سے کہ متوفیہ نے شادی کا وعدہ کر کے انکار کر دیا تھا - روز روشن میں خنجر سے قتل کر دیا - متوفیہ جزیرہ ہوڈس کے افسر پرمٹ عبدی آفندی کی بیوہ تھی - قاتل گرفتار ہے اسکا بیان ہے کہ مقتولہ شادی کے اخراجات کیلئے مجھ سے آٹھ سو روپیہ لے چکی تھی +

بقول صباح ایک یورپین کمپنی نے سمرنا میں گاس روشنی کا اجارہ ملنے کی درخواست کی ہے - اسکا بیان ہے کہ ہم موجودہ لمپوں کی تعداد بہت بڑھا دینگے - تمام سرکاری عمارات کو مفت گاس بہم پہنچائینگے - اور خالص منافع کا دسواں حصہ بھی میونسپلٹی کو دیتے رہینگے +

بیروت کی آبرسانی کا اجارہ ایک انگریز کمپنی کے پاس ہے - جسکے اجارہ میں اب اور چالیس برسوں کی توسیع کر دیگئی ہے - اسکے پچھلے اجارہ کی میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی - اسکو میونسپلٹی بیروت کی طرف سے ابتک ۶ ہزار فرینک (فرینک = ۱۰ر) کی سالانہ امداد دیجاتی رہی تھی - توسیع میعاد اسے ان شرائط پر ملی ہے - موجودہ اجارہ کی باقیماندہ میعاد میں اسے پہلے سے نصف یعنی تیس ہزار سالانہ اور نئے اجارہ کے شروع ہونے پر ۱۵ - ہزار فرینک سالانہ کی امداد ملی - تمام سرکاری عمارات کو وہ یومیہ ۲۵۰ مکعب میٹر (میٹر = ۳۹ انچ) پانی مفت دیا کرے - لوگوں سے جس شرح سے اب پانی کا معاوضہ لیا جاتا ہے - اسے گھٹا دیا گیا ہے - علاوہ برین سود اور سرمایہ کی جزوی بیباقی کے بعد خالص بچت سے جو رقم فاضل رہے اسکا تیسرا حصہ میونسپلٹی کو دیا کرے

قاہرہ کے ایک فرنچ بیرسٹر اوجین کلافل نے عیسائی اور مسلمانوں میں ارتباط بڑھانیکے لئے عربی اور فرانسیسی میں اتحاد اسلامی کے نام سے ایک علمی - ادبی اور سیاسی ماہوار رسالہ جاری کیا ہے - جسکی تمام ترکی اور فرانسیسی اور عربی اخبارات بہت تعریف کر رہے ہیں +

یونانی و ٹرکی کی جدید سرحد کی تعیین و تخطیط پر جو کمیشن ماہوار ہوئی تھی - وہ اپنا کام موقع پر ختم کر کے دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں بندر وولو (غلوص) کو واپس آگئی تھی - عثمانی اور یونانی وکلا میں کوئی تنازعہ نہ ہوا - اور دونوں فریق نے نئی سرحد کو منظور کر لیا -

مظلومین کریٹ (بلا تمیز مذہب) کی امداد و دستگیری کے لئے حسب الحکم سلطانی قلمرو عثمانیہ کے تمام میونسپل شہروں کی میونسپلٹیوں نے ذبیحہ بھیڑ بکری اور گائے پر جو اہالی شہر کی خوراک کیلئے ذبح کیجائیں +

۵ کو علی قدر مراتبہم ترکی تمغے اور نشان مرحمت فرمائے - ۲۶ کو سلطان المعظم نے

بیروت کی پورٹ ٹرسٹ کمیٹی (کمیٹی انتظام بندر) نے بہ منظوری گورنر جنرل مزید احتیاط و نگرانی اور انسداد اخفاء گریز کے لئے آیندہ ۱۱ بجے رات سے بعد بندرگاہ کا راستہ بند کر دینے کا قاعدہ نافذ کیا ہے اب اس وقت سے بعد کوئی جہاز رات بہر باہر سے اندر یا بندر سے باہر نجا سکیگا۔

اعانت عسکریہ کے لئے ولایت حلب مین ۱۳ دسمبر تک ۵۵ لاکہہ ۴۰ ہزار قرش چندہ جمع ہوا جنمین سے تقریباً ۳۵ لاکہہ صرف ضلع (لواء) حلب مین فراہم ہوئے۔

دولتلو ناظم پاشا والی شام کی نسبت پچہلی اخبار مین لکہا گیا تہا کہ حضور ممدوح بقاع و بعلبک کو دورہ پر تشریف لیجاتے وقت دستگیری مظلومین کریٹ کے لئے انجمن قایم کر گئے تہے چنانچہ دورہ سے دمشق کو واپس رونق افروز ہوتے ہی اول یہ سوال کیا کہ کس قدر روپیہ اور پارچات جمع ہوئے ہین تو جواب دیا گیا کہ ایک لاکہہ تیرہ ہزار گیارہ قرش نقد اور حسب ذیل ملبوسات جمع ہو چکے ہین:- بنیان سوتی ایک ہزار۔ واسکٹ ایک ہزار قمیص ایک ہزار۔ دستار ایک ہزار کوٹ ایک ہزار جراب پانسو۔ بوٹ پانسو۔ طرابلس شام مین شروع دسمبر تک ۲½ ہزار پوشاکین جمع ہوئی تہین۔ امیر المومنین کے حکم سے ناظم پاشا کے مشاہرہ مین دسمبر سے پانچہزار قرش ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے اب اونکی ماہوار تنخواہ ۲۵ ہزار قرش (چار ہزار روپیہ) ہو گئی ہے۔

ولایت شام کی قضاء (تحصیل) عجلون کے نایب تحصیلدار عبد المجید بک الشمعہ نے گورنر جنرل کو اطلاع دی ہے کہ قریہ الجرس کے ایک چرکسی کے مکان سے ۱۱۵۰ پرانے سکے برآمد ہوئے ہین جنمین ¾ طلائی اور باقی نقرئی ہین۔ انکی ایک طرف بخط کوفی لا الہ الا اللہ لا شریک لہ۔ اور دوسری طرف سورہ اخلاص منقوش ہے۔

قطعی معاہدہ صلح مابین روم و یونان مین یونانی قونصلین کے اختیارات کے مسئلہ کے قطعی تصفیہ کے لئے تین ماہ اور یونانی جہازات کی جہازرانی اور یونانی اسباب تجارت کے محصول درآمد کے مسئلہ کے لئے دو برس کی میعاد مقرر کیگئی ہے۔ اگر یونان اس اثناء مین ان دونون مسایل کے متعلق ٹرکی سے معاہدے کرا لینے مین کامیاب نہ ہو تو پہر ٹرکی کو اختیار ہوگا کہ جو مطالبے اس نے اب کئے تہے اونکے مطابق عملدرآمد شروع کر دے۔ ان میعادون کے دوران مین ٹرکی کیطرف سے وہی سلوک ہوگا جو جنگ سے پہلے تہا یونانی مال تجارت پر بہی دیگر اکثر یورپین ممالک کیطرح جن سے پرانے معاہدے چلے آتے ہین اور اونکو قدیم سے رعایتین ملی ہوئی ہین بلا تخصیص جنس سب اجناس پر آٹہہ فیصدی محصول درآمد لیا جاتا ہے مگر سرویا اور رومینیا سے پچہلے دنون ٹرکی نے جو تجارتی معاہدے کئے تہے۔ اونمین ہر ایک جنس کے لئے علیحدہ علیحدہ شرح محصول مقرر کی ہے جو بعض اجناس کیلئے اونکی مالیت کے چالیس فیصدی کے برابر ہے ٹرکی یونان سے بہی اب اسیطرح کا معاہدہ کرنا چاہتی ہے۔ اور پہر بتدریج دیگر یورپین ممالک سے بہی جنکے معاہدے دو برس تک ختم ہو جائینگے اسی قسم کے معاہدے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جزایر جاوا و سوماٹرا کے عرب آبادکارون اور مسلمان رعایا کی مظلومیت کیطرف اکثر ٹرکی اخبارات کی توجہ منعطف ہو گئی ہے جس سے غالباً ترکی گورنمنٹ کو بہی اوس طرف توجہ مبذول کرنی پڑے۔

یورپین قونصلین متعینہ بلاد کریٹ نے اپنے اپنے سفراء کو قسطنطنیہ مین عرضداشت بہیجی ہے کہ فقر و فاقہ سے رعایا کا برا حال ہے اصلاح حال کا جلد کوئی تدارک کیا جائے۔ دسمبر کے پہلے ہفتے مین مقام اسفاکیا کے ایک ہزار باغی عیسائیون نے مقام بربوولاکی کے عیسائی باغیون پر کسی ذاتی تنازعہ کی بنا پر حملہ کیا اور فریقین مین عرصہ تک لڑائی ہوتی رہی۔ نتیجہ ابہی معلوم نہین ہوا۔ کیسامو کے باغیون نے اسی ہفتہ خانیہ پر گولہ باری کی جسپر یورپین افواج کو ترکی بہ ترکی جواب دینا پڑا۔ اڑہائی گہنٹہ تک لڑائی جاری رہی۔ کینڈیا کے قریب باغیون نے مسلمانون کے مویشی پر چہاپہ مارا مگر مار کر ہٹا دیئے گئے۔ زار نے روس بلا تمیز مذہب کل مفلوک الحال کریٹیون کے لئے چندے ہونیکی اجازت دیدی ہے۔ چند یونانی بادبانی جہاز جو یونان سے باغیان کریٹ کے لئے رسد و سامان لیجا رہے تہے گرفتار کر لئے گئے ہین۔

یونانی گورنمنٹ کو تہیلی کے عیسائی مفرورین کو پہر اپنے شہرون اور مساکن مین آباد ہونے مین مدد دینے پر آٹہہ کروڑ درہم خرچ کرنے پڑینگے چنانچہ یورپین کمیشن نے جو یونان کی مالی حالت کی نگران مقرر ہوئی ہے اس رقم کی اجازت دیدی ہے اسی کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ یونانی افواج بحالت امن چھ ہزار سے زیادہ نہ رکہی جائے (جنگ سے پہلے اور اس وقت اوسکی تعداد ۲۴ ہزار معین ہے) اور بحری فوج کا خرچ ایک ثلث گہٹا دیا جائے۔

امیر المومنین نے شوکت آفندی۔ سلیم آفندی۔ توفیق آفندی۔ عبد القادر آفندی۔ احمد آفندی۔ برہان الدین آفندی۔ و مجید آفندی عثمانی شہزادون کو جنمین سے چند خلیفۃ المسلمین کے صاحبزادگان بلند اقبال ہین۔ امتیاز کے اعلے نشان مرحمت فرمائے ہین۔ توفیق آفندی وزیر خارجیہ کو بہی حسن خدمات جلیلہ کے صلہ مین یہ اعلے نشان عطا کیا گیا ہے جو عموماً صرف بادشاہون یا شہزادون کو دیا جاتا ہے۔ پرنس فرڈیننڈ پاشا والی بلگیریا کی والدہ اور ایک جرمن پرنس کی خطیبہ (منگیتر) کو جو بارگاہ سلطانی مین شرف اندوز ملازمت ہوا تہا طبقہ شفقت کے تمغے عطا کئے گئے ہین۔

خلیفۃ المسلمین نے محاربہ یونان کے تمام مجروحین کے مشاہرون مین پچاس فیصدی کا اضافہ کیا جانیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور محلہ طوپقپو (واقع قسطنطنیہ) کے محتاج ارمنیون کو جیب خاص سے ارمنی بطریق کی معرفت ۲۶۷۰ کیلوغرام کوئلہ عنایت کیا ہے۔

مغربی افریقہ کے انگریزی علاقہ سیرالیون کے مسلمانون نے فتح یونان پر تہنیت نامہ امیر المومنین کو ارسال کیا ہے۔

سلطان مراکو کی نسبت چند ہفتے ہوئے لکہا گیا تہا کہ وہ قبیلہ بنی عمیر کی سرکوبی کے لئے قصبہ تاولہ کے قریب فروکش ہین اب خبر موصول ہوئی ہے کہ کل سرکشون نے جادہ اطاعت اختیار کر لیا ہے۔

سر فلپ کری سفیر انگلستان متعینہ ٹرکی کی نسبت افواہ ہے کہ وہ مارچ یا اپریل مین مستعفی ہو جائینگے اور اگر جنگ نہ ہوتی تو وہ اب تک مستعفی ہو گئے ہوتے۔ مگر رائیٹر اس خبر کی تردید کرتا ہے۔

بیروت کی آبرسانی کا ٹہیکہ وہین کے چند دولتمند باشندے بہی لینے کے خواستگار تہے۔ اور اونکی درخواست تہی کہ ہم قسطنطنیہ کے دار العجزہ (محتاج خانہ) اور میونسپلٹی بیروت کو ۱۵-۱۵ سو پونڈ سالانہ نقد دینے کے علاوہ سرکاری عمارات کو ۴۵۰ مکعب میٹر پانی یومیہ اور سرکاری جہازون کو حسب ضرورت مفت دیا کرینگے اور اہالیان شہر سے بہی موجودہ کمپنی سے کم شرح لیا کرینگے یعنی موجودہ انگریزی کمپنی ایک مکعب میٹر یومیہ پانی کی قیمت ۱۲۸ فرینک سالانہ۔ نصف میٹر کی ۸۰ فرینک اور چوتہائی میٹر کی ۴۰ فرینک لیتی ہے ہم اسکے عوض ۸۰۔ ۴۰۔ اور ۲۰ فرینک لیا کرینگے۔ مگر گورنمنٹ عثمانیہ نے بلا استمزاج گورنمنٹ بیروت بالا ہی بالا (غالباً انگریزی قوم کو خوش کرنیکے لئے) جیسا کہ اوپر لکہا جا چکا ہے موجودہ کمپنی کو ہی اور چالیس برس کے لئے اجارہ دیدیا ہے۔

بحری طاقت کی درستی گورنمنٹ عثمانیہ نے آخر جرمنی کے کارخانہ کروپ کو کام دینے کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے اوسکی معرفت موجودہ آہن پوش جہازات مین سے سات بڑے جہازون کی درستی کرائی جائیگی جس سے تین اول درجہ کے اور چار دوم درجہ کے جنگی جہاز ہو جائینگے۔ وہ جہازات جو بالکل بوسیدہ اور ناکارہ ہو گئے ہین بیڑہ سے نکال دیئے جائینگے اور اونکی جگہہ نئے تیار کئے جائینگے۔ بیڑہ کے لئے ڈیڑہ سو قلعہ شکن توپون کی تیاری کا بہی حکم دیا گیا ہے۔ پہلے ارادہ تہا کہ ان جہازون کو تصلیح و ترمیم کے لئے جرمن بہیجا جائے۔ مگر اب یہ کام وزیر بحریہ کی زیر نگرانی خاص قسطنطنیہ مین ترسانہ عامرہ کے حوضون مین کیا جائیگا چنانچہ موسیو مہنہاون وکیل کارخانہ کروپ ماہر انجنیر و کاریگر و ضروری مصالح لینے کے لئے برلن کو گیا ہے۔

جنگی بیڑہ کے ساتہہ ہی مخصوصہ کمپنی کے تجارتی بیڑہ مین بہی بیس سٹیمرون کی ایزادی اور موجودہ جہازات کی اصلاح کے لئے امیر المومنین نے پانچ لاکہہ پونڈ کا خرچ منظور کیا ہے۔ یہ رقم وزارت بحریہ کے نام سے قرض لیجائے گی۔ مخصوصہ کمپنی گو مشترکہ سرمایہ سے بنی ہوئی ہے مگر چونکہ عثمانیہ گورنمنٹ بہت بڑی حصہ دار ہے اور انتظام بہی اوسکی نگرانی مین ہے اسلئے وہ گویا سرکاری ہی کمپنی ہے اسکے جہازات نے پچہلے محاربہ مین فوج اور سامان کی بار برداری مین بے نظیر امداد دی تہی اور اوسکا وجود ملک کے لئے ریل سے کچہہ کم موجب رحمت ثابت نہ ہوا تہا۔ اگر یہ نہوتی تو گورنمنٹ عثمانیہ کو نہ فقط غیرونکا محتاج ہونا پڑتا بلکہ کرایہ کی کئی لاکہہ پونڈ اسیوقت نقد ادا کرنے پڑتے۔

سمرنا کے سوداگر حاجی علی آفندی بزاز نے جامع اموی دمشق کی مرمت کے فنڈ مین جسکا پہلے کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے ایک سو پونڈ چندہ دیا ہے۔

افسوس مصر کے شیخ الاسلام شیخ عباسی المہدی الحنفی انار اللہ برہانہ ۱۳ - رجب کو انتقال فرما گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون +

عکہ دمشق ریلوے - صباح لکھتا ہے کہ چونکہ موسیو بلنغ اجارہ دار اس لائن کو ختم نہیں کر سکا - اسکا اجارہ منسوخ ہو گیا ہے - اور ترکی گورنمنٹ نے کل موجودہ سامان اس سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ پر خرید لیا ہے - عکہ (یا ایکڑ) شام کا مشہور بندرگاہ ہے - وہ بیروت سے بجانب جنوب ۶۰ میل اور یروشلیم کے بندرگاہ یافہ سے بجانب شمال پچاس میل کے فاصلہ پر ہے - اور دمشق وہاں سے بخط مستقیم ۸۵ میل دور ہے - عکہ صلیبی لڑائیوں میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی عرصہ دراز تک معرکہ آرائیاں ہوتی رہی تھیں صرف یورپین ٹرکی میں اسوقت ۱۴۱۹ میل ریلوے جاری ہے - نومبر ۹۶ء میں ۱۲۴۹ میل تھی - اگر ایشیائی روم میں بھی صرف اس اوسط سے ریل میں توسیع ہوئی ہو - تو بھی وہاں اب دو ہزار میل - یعنی کل قلمرو میں تقریباً ۳۴ سو میل ریلوے جاری ہو گئی ہو گی +

مظلوم مسلمان کریٹ کیلئے اب پختہ طور پر معلوم ہوا کہ ۷۵ پونڈ نہیں بلکہ ۱۵ سو روبل (۶ ہزار روپیہ) زار روس نے جواد پاشا کو ارسال کئے تھے

بغداد سے بتاریخ ۹ - دسمبر ۱۸۹۷ء ہمارا خاص نامہ نگار حسب ذیل تحریر کرتا ہے :-

چند ہفتہ ہوئے کہ قصبہ شامیا علاقہ حلہ کے فساد کی بابت خبر لکھی گئی تھی - قصبہ مذکور میں احمد بیگ بین باشی یعنے کرنل صاحب نے نہائت عمدہ تدبیر سے کام لیا اور ہر دو شیوخ کے مابین حاکمانہ رعب و داب سے صلح کرا دی مگر شیخین مذکور میں صلح ہو جانیکے بعد بھی تاہنوز ہمارے مدبر بین باشی کی کمیشن عساکر ہمایونی کے ساتھ وہیں خیمہ زن ہے تاکہ بین باشی صاحب چند روز رہکر بخوبی دریافت کر لیں کہ شیخین مذکورہ بالا جنکے دلوں سے ابھی تک بغض نہیں گیا - پھر بر سر فساد آمادہ نہ ہو جائیں - صاحب مذکور عنقریب ہیڈ کوارٹر بغداد کو واپس ہونے والے ہیں - مراسلت ہذا کے تحریر کرتے وقت معلوم ہوا کہ کرنل صاحب آج بغداد رونق افروز ہو گئے ہیں +

بصرہ میں جو فساد مابین والی پاشا بصرہ اور بحریہ قوماندان و نقیب و دفتردار ہو گیا تھا - اس معاملہ میں والی مذکور چند روز معطل رہے - اور مقدمہ چلتا رہا - تبتک محسن پاشا جنکو تھوڑا عرصہ ہوا - فریق کے رتبہ پر ترقی ملی تھی - چند روز کے لئے والی بصرہ مقرر ہوئے - محسن پاشا چار پانچ روز کے عرصہ میں واپس بغداد ہونگے اور یہاں سے کرکوک کو جائینگے - اور بصرہ میں وہی سابقہ والی اپنے کام پر مامور ہونگے +

سالانہ جلسہ مدرسہ محمدی مدراس - خدا کا شکر ہے کہ یہ مذہبی مدرسہ مدراس میں نمایاں ترقی کر رہا ہے - ابتدا میں صرف اس مدرسہ میں تیس طالبعلم تھے - اور اب ایکسو چار ہیں - اوسط حاضری ۹۵/۱۰۴ ہے جنمیں بعض اعلیٰ درجہ کی عالمانہ تعلیم حاصل کرتے ہیں - اکثر قرآن - فقہ - فارسی - اردو عربی ابتدائی تعلیم پاتے ہیں +

یہ نہائت خوشی کی بات ہے - کہ خاص اہتمام سے نماز کی توجہ دلائی جاتی ہے - قرآن شریف کی پڑھانی پر دو حافظ اور تین ناظر ہیں - فارسی کیلئے تین مدرس ہیں - عربی انتہائی تعلیم کیلئے دو میر مدرس ہیں +

ہر دو میر مدرس اور عربی کے ایک مدرس بلا تنخواہ صرف اسلامی ہمدردی سے تعلیم دیتے ہیں - جزاھم اللہ جزاً خیراً - اس مدرسہ کا انتظام ۱۳ - اراکین مجلس کے ماتحت ہے - اب مدرسہ کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۶ - رجب روز سہ شنبہ ۱۳۱۵ھ کو زیر صدارت نواب محمد منور خاں بہادر پرنس آف ارکاٹ منعقد ہوا - بہت سے حضرات تشریف فرما تھے - ۳ ساعت سے ۵ ساعت تک مندرجہ ذیل اصحاب نے مختلف مضامین پڑھکر حاضرین جلسہ کو محفوظ کیا - پہلے محمد مظہر صاحب حیدرآبادی نے فوائد تعلیم پر اور غلام محمد مصطفےٰ صاحب نے مسلمانوں کی گذشتہ ترقیات پر اردو میں مضمون پڑھا - اور ایک طالبعلم نے جسنے اسی سال حفظ قرآن شریف کیا تھا - حاضرین کو ختم پڑھکے سنایا +

شاہ قادر حسین صاحب قاری - غلام جیلانی صاحب اور محمد غوث صاحب نے فوائد تعلیم وغیرہ پر عربی میں دلچسپ مضامین پڑھے + ۵ بجے مولوی محمد حبیب اللہ صاحب معتمد مدرسہ نے سال بھر کی روئداد حاضرین جلسہ کو سنائی بعد ازاں حسب الحکم صدر جلسہ - شہ [illegible] ولہ صاحب بہادر میر مجلس - مجلس انتظامی مدرسہ نے جو طلبہ کے امتحان میں کامیاب ہوئے انکو انعامات تقسیم کئے - قریب ساڑھے ۵ بجے کے بتقریب معراج شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی تقسیم کی گئی - اور جلسہ برخاست ہوا +

۱۴۱۴ھ ہجری میں مدرسہ کو چندوں اور املاک کے کرایہ سے الصاعہ ۸/۲ آمدنی ہوئی اساعہ ۸/۱۰ بقایا جمع تھا - سال کے خاتمہ پر اس میں سے الساعہ ۸/۳ خرچ ہو کر باقی صاعہ ۸/۴ جمع رہے + زمانہ

تھیسلی پر قبضہ ٹرکی کے متعلق جریدۃ الغراطرابلس مورخہ ۱۳ - دسمبر رقمطراز ہے کہ قبضہ مذکور علاقہ پر شرقاً غرباً شمالاً جنوباً اور ساحل و کوہسار ہر جگہ نہائت مضبوط اور ثابت قدم ہے اور کوئی معاند مقابل نہیں ان امور کے سوا احکام سلطانی سے بھی جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں پایا جاتا ہے کہ ترک تھیسلی کو جلد چھوڑنیکا ارادہ نہیں رکھتے چنانچہ حال میں حسب الحکم سلطانی لاریسا - کالاباقا - ارمیہ - غلوص اور ترخالہ میں ترکی پوسٹ آفس اور تار گھر کھولے گئے اور انپر ترک افسر مامور کئے گئے ہیں جنکو فی الفور محل تعیناتی پر پہنچ جانیکا حکم دیا گیا ہے - اسیطرح لوروس بش بیکار - اور تمام دیگر ضروری مقامات پر فوجی ہسپتال - قلعے اور عارضی چوبی مکان فوج کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے بنائے جانیکا حکم صادر ہوا تھا - چنانچہ چوبی مکان عرصہ کے تیار ہو چکے ہیں - اور اب پختہ عمارتیں اور سنگین قلعوں کی تعمیر شروع ہو گئی ہے - چوبی مکانات صرف اس غرض سے بنائے گئے ہیں کہ قلعوں کی تیاری تک فوج کو سردی اور برف سے محفوظ رکھیں +

کیپ کولونی کے مسلمانوں نے بھی مجروحین عساکر عثمانیہ کے لئے یکم نومبر ۹۷ء تک مسٹر مائرگ قائمقام ترکش قونصل جنرل کیپ ٹونکی وساطت سے ۱۰۴ پونڈ ۱۵ شلنگ ۶ پینس (تقریباً ۱۷ سو روپیہ) ارسال کیا - ہمسایہ نوآبادی نٹال کے مسلمانوں کے آٹھ سو کئی پونڈ بھیجنے کی خبر عرصہ ہوا لکھی گئی تھی +

یونانی و ڈاکٹری طریقہ

تشخیص پر دسمبر کے آخری ہفتہ جناب فخر الاطبا حکیم عبد المجید خانصاحب اور ڈاکٹر اینگلر صاحب کے مابین مباحثہ ہوا - ڈاکٹر صاحب امراض چشم و گوش میں ید طولیٰ رکھتے ہیں - اور مختلف ممالک یورپ سے سند پائے ہوئے ہیں - امر متنازعہ فیہہ یہ تھا - کہ جناب حکیم صاحب نبض کی حرکت سے تمام جسم انسانی کا حال اور کیفیت مزاج دریافت کر لینے کے مدعی تھے - اور ڈاکٹر صاحب کو اسکے تسلیم کرنے میں تامل تھا - جناب حکیم صاحب نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مختلف نو وارد مریضوں کی نبض دیکھکر ان کے حالات من وعن بیان فرمائے جسکی خاص ان مریضوں کی زبان سے پوری پوری تصدیق ہو گئی - ڈاکٹر صاحب کو تعجب تو ہوا - مگر رو براہ نہ لائے اور آخر مجوز ہوئی کہ جناب حکیم صاحب خاص انہی کی نبض دیکھکر حالات بتائیں - یہاں کیا دیر تھی نبض پر ہاتھ رکھتا تھا کہ خفیہ علمی تار برقی نے ساری خبریں دیدیں - اور جناب حکیم صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو ان کی واقعی کیفیت گذشتہ و موجودہ سنانی شروع کی - اب سوائے قائل ہونیکے کیا چارہ تھا - مان گئے اور معترف ہوئے - بعد ازاں جناب حکیم صاحب نے کچھ علمی سوال بھی کئے جنکے جواب میں ڈاکٹر صاحب کو عدم واقفیت کا اظہار کرنا پڑا - جس سوال کا جواب ڈاکٹر صاحب سے نہ دیا گیا وہ نبض کی حرکت کے متعلق تھا - بھلا وہاں نبض سے واسطہ ہی کیا ہے - حکیم صاحب کی ذات فایز البرکات غنیمت ہے - کہ اب بھی طب یونانی کو روز افزوں ترقی کرنیوالی ڈاکٹری پر اپنی فضیلت ثابت کرنیکا موقع ملجاتا ہے ! +

(ریویو الصدیق - مصنفہ مولوی عبد الرحمن صاحب :-

یہ کتاب مولوی عبد الرحمن صاحب کی تصنیف سے ہے - وہ ایک مدت دراز سے فائدہ مند کتابیں اس ملک کے لئے لکھتے رہتے ہیں - اور کتابوں کی طرح اس کتاب کا لکھنا آسان نہیں تھا - اسلام کی تاریخ میں سب سے زیادہ مشکل اصحاب راشدین کی تاریخ کا لکھنا ہے - اس میں بڑے معاملات پیچدار اور دقیق پیش آتے ہیں - جنکا تحقیق کے ساتھ لکھنا - بڑی ٹیڑھی کھیر ہے - شیعہ سنیوں کے اختلافات مصنف کو بڑا دق کرتے ہیں - مصنف نے اپنی بے تعصب آزادانہ رائے سے ان تحقیقات کو نہائت آسانی سے طے کیا ہے - اور ایسی طرز تحریر اختیار کی ہے کہ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب اہل سنت و شیعہ دونوں کو مطبوع ہو گی - میرے نزدیک ان مسلمانوں کی حرمان نصیبی ہے جو اسکو پڑھکر فائدہ نہ اٹھائیں +

در مطبع روز بازار امرتسر میں ایک روپیہ کو مل سکتی ہے - ساری کتاب میں اسناد و استشہاد عربی کی مستند و معتبر تاریخوں سے کیا گیا ہے +

ذکاء اللہ

۲۲ - اکتوبر ۱۸۹۷ء از دہلی + (از علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ)

سکاٹلنڈ سے ہماری مخدوم پادری عزیز احمد صاحب لکھنوی نے ترکی کی تین کتابیں اور مندرجہ ذیل ایک مراسلت ارسال فرمائی ہے جنکو ہم دلی شکریہ کے ساتھ قبول کرکے ناظرین پادری صاحب کی ہمدردی بھرے خیالات کی اظہار کی غرض سے مراسلت مذکور کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔

یکے از لکھنوی - آپکی الوالعزمی سے بندہ ایک مدت سے واقف ہے۔ جب آپنے مولوی ہدایت رسول کے ساتھ ہمدردی کی۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ آپ کو ہمدردی لاچاراً مشہور کرنا ہوا۔ تو فقط لکھنویوں کو نہیں بلکہ تمام اصحاب قوم نے ضرور اپنے دل سے آپکا شکر کیا ہوگا۔ باوجودیکہ کم اشخاص کو اظہار کرنیکا موقع ملا ہو۔

آج ۱۳ - دسمبر کو بذریعہ پیسہ اخبار اس ممنون کو معلوم ہوا۔ کہ آپ ترکی زبان سیکھنے کو ہماری نوجوانوں کو ترغیب دینا چاہتے ہیں۔ حالاً۔ ترکی زبان کے سیکھنے سے گر علم پر عمل کیا جائے۔ تو بہت سے دنیوی فائدہ ہو سکتے ہیں۔ آپنے قسطنطنیہ سے کتابیں منگوائیں۔ تاکہ بذریعہ عربی ترکی سیکھی جاوے۔ انڈیا میں بہت کم نوجوان ہیں جنکو عربی میں اسقدر دخل ہو۔ لہذا فدوی آپکی خدمت میں دو ترکی قواعد تذکرہ کرتا ہے جو امید ہے کہ آپ قبول فرمائینگے۔

صلاح یہ ہے کہ ان میں سے مصالح لیکر اردو میں ایک قواعد لکھی جاوے تو بہتر۔ بہت چھوٹی سی حمائل قواعد چاہئے۔ کیونکہ ترکی زبان فقط ترکی استاد سے سیکھنا ممکن ہے۔ حروف علت (واولز) ترکی میں نہایت کثرت سے ہیں۔ اور تلفظ ترکی قسطنطنیہ اور ایشیائی ولائت میں مختلف ہے۔ اسواسطے ہمکو فقط ایک مانوئیل اردو اور ترکی میں اپنے ان نوجوانوں کو دینا چاہئے۔ جو ترکی جاننا چاہتے ہیں +

بہرحال ہمارے نوجوانوں کو لازم ہے کہ قسطنطنیہ اور دیگر ولائت ترکی کو جاویں۔ فرنگستان میں کوئی قوم ترکوں سے زیادہ حسین نہیں۔ اخلاق۔ مہمان پروری اور دینداری میں انکا درجہ اول ہے۔ ہمارے لائق تعلیم یافتہ اور محنتی نوجوانوں کو وہاں جانا چاہئے۔ ترکی خاندان نے ایسی لائق نظیر تمام فرنگستان کو دکھلائی کہ انہوں نے مختلف پیشوں کو سیکھنا مناسب سمجھا۔ مگر پہلے فرنگی لوگ بھی مثل اہل ہند کے محنت اور ہنر سے نفرت رکھتے تھے۔ بلاشبہ ملک ترکی میں جانیکا یہ عمدہ موقع ہے۔ جو ایسا ملک ہے۔ کہ فرنگی سب کے سب اس بہشت ایسے ملک کو رشک سے دیکھتے ہیں راقم کالا سکاچ +

قوم کے عیب - برطانیہ میں برطانی مسلمان کم ہیں۔ انسے زیادہ تعداد ہے ہمارے طلبہ اور آسودہ حال مسلمانوں کی جو لندن اور یونیورسٹی شہروں میں موجود ہیں۔ مگر ان سب سے زیادہ ہے تعداد ہمارے مسلمان ملاحوں کی جو صرف بندروں ہی سے نہیں۔ بلکہ اندرونی شہروں سے اور گاؤں سے آتے ہیں۔ نہ انگریز مسلمان ان کی خدمت کرتے۔ نہ ہمارے نجیب زادے انکی تعلیم یا خاطرداری کی پرواہ۔ جبتک قوم کے اشراف کامیابی کی ابجد کو نہ سیکھیں ہرگز کامیاب نہ ہونگے + قریب ۳۰ ہزار مسلمان ملاح انڈیا سے سالانہ برطانی بندروں کو آتے ہیں +

ابجد کامیابی - اہل ہند کے چلن میں بڑا عیب یہ ہے کہ نہ فرنگیوں کی طرح چلتے نہ حضرت محمد کی سنت یا نظیر کا لحاظ کرتے۔ انگریز عیاش ہیں خود غرض مغرور مگر بایں ہمہ و دیگر عیوب قوم پرست ہیں۔ اپنی قوم کے ادنی سے ادنی کی زیادہ پرواہ کرتے ہیں بہ نسبت انڈین امرا رؤسا و علماء کے دیکھو کیا ظلم ہماری قوم پرنٹال میں ہو رہا ہے۔ لاکن ہمارے عمر رسیدہ بزرگ بزدل اور خوشامدی ہیں۔ اور ہمارے نوجوانوں کو اشیاء اور اشخاص فرنگانہ کا خبط ہے۔ قوم گمراہ ہے اور ہوئی جاتی ہے۔ علاوہ دیسی اخباروں کے کوئی انکا رہنما نہیں مقرر کی نصیحت تھوڑے لوگ سنتے ہیں۔ مولویوں میں ہرگز وہ واقفیت نہیں جو اس زمانہ کے عالم کو ضرور ہے۔

ہمارے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ زر نہ زمین نہ زن نہ علم سے توقیر ہوتی ہے۔ بلکہ علم پر عمل کرنیسے اور ہموطنوں کو راضی اور متفق اور لائق بنانے سے۔ ملک نہیں بادشاہ بناتا مگر لائق رعایا سے بادشاہ کی عزت اور جرار سپاہ سے جنرل کی شوکت ہوتی ہے +

ترکی زبان - اسوقت قوم ترکی کا مسلمان اقوام میں اول درجہ ہے۔ افسوس کہ ہند کے مسلمان جنکی تعداد ترکی مسلمان رعایا سے دوگنی سے زیادہ ہے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم ہی اقوام مسلمین میں اول درجہ ہیں ترکی زبان میں نظم و نثر و تواریخ کی اچھی کتابیں ہیں۔ اردو زبان کا فائدہ ہو اگر ان میں سے بعضوں کا ترجمہ ہماری مادری زبان میں ہو۔ جناب ایڈیٹر اخبار وکیل اس مسئلہ پر متوجہ ہونگے۔ آپکی خدمت میں بندہ برائے رفاہ عام اس ڈاک میں تین کتابیں روانہ کرتا ہے یعنے بیکر صاحب کی چھوٹی اور بڑی قواعد اور پیدائش اور زبور ترکی زبان میں۔ میری صلاح یہی ہے کہ انڈیہ میں عربی اور فارسی سیکھو۔ مگر زبان ترکی فقط ترکی جاکر سیکھنا چاہئے کیونکہ تلفظ دشوار ہے۔ عازمان سفر کو چاہئے کہ اردو رومن مکمل طور پر سیکھ لیں۔ تاکہ تلفظ سیکھنے میں آسانی ہو۔ امید ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب ترجمہ یا اقتباس کرکے عربی اور انگریزی قواعد سے اچھی ترکی کتاب چھپوائینگے۔ جسکی قیمت تھوڑی ہو +

فارسی زبان :- بغیر فارسی جاننے کے اردو میں کسی کو ماوجب دخل نہ ہوگا۔ باوجودیکہ اردو اخباروں میں فارسی اور عربی فقروں کو شاذ جگہ دینا چاہئے۔ ہمارے فارسی دان نوجوانوں کو چاہئے کہ کابل ترکستان اور ایران کو بڑی تعداد سے جاویں۔ اگر وہاں ملازمت نہ ملے تو تجارت ہو سکیگی جو ترکی قواعد اڈیٹر صاحب نے عربی میں منگوائی اسکا ترجمہ اگر فارسی میں ہو تو ممکن ہے کہ بہت سی کاپیاں ایران افغانستان انڈیہ بلکہ ترکی میں بھی فروخت ہوں۔ قسطنطنیہ میں ایک فارسی اخبار ہفتہ وار بنام اختر[1] چھپتا ہے جو "ایران" اور "اطلاع" سے بہتر ہے +

عربی :- ہندیوں کی اہل عرب بہت قدر کرتے ہیں۔ باوجودیکہ بعد از شکست عربی پاشا بعضے مصری مسلمان ہندی مسلمانوں سے خفا ہیں۔ اسوجہ سے کہ ہندی سپاہیوں نے انکو زک دی۔ اب وہ زمانہ آگیا کہ ہمارے الوالعزم ہموطن عربی کی آسان کتابیں ہمارے نوجوانوں کے واسطے چھپوا دیں۔ ہمارے نوجوانوں کو حج سے فائدہ بھی ہوگا۔ یعنی تعلیمی پہلو اور قومی پہلو سے۔ شرم کی بات ہے کہ قرآن مجید حفظ ہو اور عربیوں سے کچھ بات چیت نہ ہو سکے۔ حجاز کی عربی کی زبان کے موافق ایک کتاب چھپوانی چاہئے۔ ان اصحاب کے واسطے جو وہاں جائیں۔ عدن بصرہ مسقط کے واسطے دوسری کتابوں کی ضرورت ہوگی۔ اور مصر کے واسطے علیحدہ۔ گر کوئی مصنف اردو میں عربی قواعد لکھنا چاہے بندہ اپنی کتابوں سے اسکی خدمت میں حاضر۔ شرط یہی ہے کہ درخواست اخباروں کے ذریعہ سے ہو بہتر یہی کہ مینیجر صاحب خود لکھیں۔ اور جب کتاب چھپے تو مجھے ایک کاپی عنایت فرماویں +

ترکی نیوی - اہل اسلام خوش ہونگے کہ سلطان روم اور بیس سٹیمر خریدنے اور بنوانے والے ہیں غریب انڈینز پاس ایک جنگی جہاز بھی نہیں۔ نہ ہمارے ملک کا ایک مرد جنگی ملاح۔ اے میاں راجو اور نوابو سمندر پر اپنی طاقت بڑھاؤ۔ سلطان کچھ مبلغ جرمنی میں خرچ کرینگے اور قریباً ۴۰ ہزار پونڈ انگلنڈ میں +

مسلمانوں پر ظلم :- امریکن پادری اور امریکن لوگ جو مسلمانوں کے ملک میں ہیں اس ظلم پر غور کریں۔ بیچارے ترکی مسلمان اپنی زمین فروخت کرکے اضلاع متحدہ کو گئے۔ جہاں ایک ارمنی شخص کی سازش اور بد اخلاقی بلکہ دشمنی کے باعث تنگدل امریکنز نے ان چھے معصوم مسافروں کو ملک میں ٹھہرنے نہ دیا۔ مظلوموں کے نام احمد خلیل۔ قاسم محمود۔ حسین علی۔ محمد رفیع۔ مصطفے زبیر۔ اور ایک عمر پندرہ سال۔ سب ان بیاہے تھے۔ نیویارک بندر میں انسے ارمنی افسر نے بہت سے سوال پوچھے۔ اور جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہیں تو امریکہ کے باشندوں نے انکو اترنے نہ دیا۔ سب ان بیاہے تھے۔ مگر چونکہ انہوں نے مجبوراً جواب میں سنا کہ اسلامیوں کو مذہبی اجازت ہے کہ ایک سے زیادہ جورو نکاح میں لاویں۔ "پالیگمی" بہانہ سے ان کو ملک سے نکالدیا۔ میں نے بہت سے فرنگانہ شہر دیکھے۔ مگر جسقدر بیحیائی اور چھنالہ پن نیویارک میں دیکھا۔ ویسا کہیں نہیں دیکھا۔ ترکی قونصل نے کوشش کی مگر کامیاب نہوا۔ میں نہیں صلاح دیتا کہ آرمینیوں کو قتل کرنا چاہئے یا کہ امریکن جلاوطنوں کو دق کرنا۔ البتہ انڈین کے مسلمان انڈین آرمینی لوگوں سے اس وحشیانہ سلوک کی شکائت کریں۔ اور چاہئے کہ معزز مسلمین امریکن پادریوں سے جو انڈیا میں پھیلے ہیں۔ اس عجب حرکت کا ادب سے جواب مانگیں۔ اگر امریکہ کے لوگ ہماری مسلمانوں کو ناحق ستاوینگے۔ تو ممکن ہے سب ہندو مسلمان اور انڈین عیسائی امریکہ کا سودا ایک کوڑی خرچ کرکے نہ خریدیں اور امریکن پادریوں کی عزت نہ کریں +

یہ چھ شامی مسلمان بیشک جیسا کہ پادری صاحب تحریر فرماتے ہیں نیویارک سے واپس کردیئے گئے ہیں اور انکو ملک میں رہنے کی اجازت پہلے اسی بنیاد پر نہیں دیگئی تھی کہ وہ مسلمان اور کثرت ازدواج کے قائل ہیں لیکن اسی دن جب علی توفیق بے ترکی کونسل جنرل نیویارک امریکن کمیٹی انتظام مہاجرین سے واشنگٹن میں اپیل کرنیکے لئے فیصلہ کی نقل منگوائی تو کمیٹی نے کثرت ازدواجی کی حجت کو چھوڑ کر ان غریب الوطن مسلمانوں کو جو اپنی کل املاک فروخت کرکے امریکہ میں آباد ہونیکے لئے گئے۔ ناداری کی بنا پر واپس کردیا۔ کیونکہ صرف ڈالر سے کم

[1] افسوس یہ اخبار عرصہ دو سال سے بند ہے۔ اسکے مالک نے ایک اور اخبار شاہد شمس کے نام سے جاری کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ جو غالباً ابتک تو

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن ۲۵ دسمبر۔ سرحدی پالیسی۔ رسالہ ایشیاٹک ریویو مین پیش قدمی کی پالیسی پر ایک سخت مضمون شایع ہوا ہے جسمین اس پالیسی کے حامیون پر سخت ملامت کیگئی ہی اور لکہا گیا ہی کہ سرحد پر بلا سوچے سمجہے بیحد و حساب فوج جمع کردیگئی ہے۔ اگر پرانا طریقہ اختیار کیا جاتا جو شروع شروع مین پنجاب گورنمنٹ نے اختیار کیا ہوا تہا تو اس سے پچاسوان حصہ فوج اور خرچ سے کل کام درست ہو جاتا۔ اور قبایل سی حسب مراد شرطین سنوالیجاتین۔ جنرل سر چارلس کف ٹائمز کو ایک خط لکہتے ہین کہ چترال۔ مالاکہنڈ۔ سمانا۔ کورم اور وزیرستان پر قبضہ رکہنا محض فضول اور بیکار ہے سچی فارورڈ (پیشقدمی) پالیسی یہ ہی کہ فوج کو ہر وقت ایسا تیار اور ہمہ وجوہ لیس رکھا جائے کہ جہان ضرورت ہو اُس جگہہ فوراً بہیجی جاسکے۔ اور یہ کہ درہ خیبر کو کھلا رکھا جائے۔ +

لنڈن ۲۴ دسمبر۔ پاؤنیر اور ولائیتی اخبارات۔ پاؤنیر نے سرحدی جنگی کارروائیون پر جو نکتہ چینیان کی تہین اونپر رائے زنی کرتا ہوا لنڈن کا اخبار سٹینڈرڈ لکہتا ہی کہ بیشک بعض ایسی غلطیان سرزد ہوئی ہین جنکی تحقیقات ضروری ہے۔ مگر پاؤنیر کے بعض الزام بالکل بے بنیاد اور مبالغہ آمیز ہین غنیم (یعنی آفریدی) کو راہ راست پر لانے مین اسلئے ناکامیابی ہوئی ہی کہ جرنیل (لاکہارٹ) نے اونکی طاقت اور بہادری کا درست اندازہ نہین کیا تہا۔ ٹائمز ایک لیڈنگ آرٹیکل مین لکہتا ہی کہ غالباً قناعت کنندگان کے خیالات ہندوستان مین بہی دوہرائے جائینگے (انگلستان کے مدبرین کی قدیمی جماعتون سی علاوہ آجکل ایک بالکل الگ بنیاد پر بہی دو فریق ہو رہے ہین۔ ایک فریق مقبوضات انگلینڈ کو ہر وقت وسیع کرتے رہنے کا حامی ہی۔ وہ "گریٹ انگلینڈر" (یعنی انگلستان کو بڑا دیکہنے کی خواہشمند) کہلاتا ہے۔ اور دوسرا فریق موجودہ مقبوضات پر ہی قانع رہکر اونکی اندرونی خوشحالی بڑہاتے رہنے پر زور دیتا ہے۔ وہ "لٹل (خورد) انگلینڈر" کہلاتے ہین۔ اڈیٹر)۔

قاہرہ ۲۴ دسمبر۔ درویشون کی پیشقدمی۔ درویش شینڈی اور متمہ سی مصریون کے برخلاف بڑہ رہی ہین۔ عام خیال ہی کہ وہ بربر پر حملہ کرینگے (متمہ اور شینڈی بربر اور خرطوم کے درمیان واقع ہین۔ متمہ دریاء نیل کے بائین (یعنی مغربی) ساحل پر اور شینڈی اوسکے مقابل دائین کنارہ پر آباد ہے۔ اڈیٹر) +

لنڈن ۲۴ دسمبر۔ کرنیل ون گیٹ اور گیلوی صاحبان (افسران محکمہ خبر رسانی) جاسوسونکی خبرین سنکر قاہرہ سی سرحد کیطرف روانہ ہوگئی ہین خلیفہ مصریون پر حملہ کرنیکے لئے عنقریب جرار فوج بہیجنے والا ہے۔

قاہرہ ۲۴ دسمبر۔ کسالا کی مصری فوج نے ۲۲ ماہ حال کو درویشون کی چوکی تل الفشیر پر حملہ آور ہوکر انکی دو امیرون چند افسرون اور کئی سپاہیون کو ہلاک کیا۔ اور مقام مذکور پر قبضہ کرلیا۔

الگا ۲۶ دسمبر۔ ۲۵ دسمبر کو اطالین فوج کسالا کا قبضہ مصریونکو باضابطہ طور پر دیکر مقام کیرین کیطرف روانہ ہوگئی مصری فوج کا افسر کرنیل پارسنز ہی جو پہلے سواکم کا گورنر تھا۔ فوج مین ۱۵۰ نظامی اور ۴۵۰ بیقاعدہ سپاہی ہین۔

لنڈن ۲۷ دسمبر۔ چینی سمندر اور کوریا۔ انگریزی بیڑہ پورٹ ہملٹن سی (جو کوریا کے جنوب مین ایک چھوٹا سا جزیرہ اور بندر ہے) تلنوان کو جو پورٹ آرتہر سے کسی قدر فاصلہ پر بجانب شمال ہے گیا ہی۔ اور کوریا کے ساحلی قصبہ چملپو پر (جو کوریا کے دار الخلافہ سیول کے قریب ہے) انگریزی فوج کا ایک دستہ اتارا گیا ہے کہ مسٹر برون افسر محصول پرمٹ کو (جسے روس نے موقوف کراکر اپنا آدمی رکہوا دیا ہے) پھر بحال کردیئے۔ روس نے کہا جاتا ہے کہ پورٹ آرتہر کے شمال مین مقام کن حو پر بہی قبضہ کرلیا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۷ دسمبر۔ روسی ریلوی۔ مرو کوشک ریلوی لائن کی ہمواری اور مٹی ڈالنے کا کام شروع ہوگیا ہی۔ یہ لائن تین برسون مین مکمل ہوجائیگی۔ (ناظرین کو یہ کئی دفعہ بتایا جاچکا ہے کہ کوشک ہرات سے بجانب شمال چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اڈیٹر) +

قاہرہ ۲۷ دسمبر۔ کسالا کے قریب مصری بمقام اسوبری درویشون کا محاصرہ کر رہی ہین۔ وہانکی درویش فوج نے ہتھیار رکہنے سے انکار کردیا ہے۔ (۳۰ دسمبر) کو خبر آئی کہ مصریون نے چہہ دن کی متواتر لڑائی کے بعد مقام مذکور کو فتح کرلیا ہے۔ غنیم کا ایک حصہ بہاگ گیا۔ دریاء اتبرا کا حصہ کثیر اب مصریون کے تصرف مین ہوگیا ہے۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ مسٹر دادا بہائی نوروجی کی زیر صدارت کل یہان ہندیون نے جلسہ کرکے ہندوستان کی بدانتظامی پر سخت اعتراض کیا۔ اور مقررون نے درشت اور سخت لہجہ و انداز مین تقریرین کرکے اسی طرح کے ریزولیوشن پاس کئے۔

بمبئی ۲۸ دسمبر۔ ایران مین انگریز کا قتل۔ جسک مین مسٹر گریوز کے ماری جانیکا بدلہ لینے کے لئے چار انگریزی جہاز وہان پہونچگئی ہین اور ۱۵۰ دیسی فوج خشکی پر اتار دی گئی ہی۔ بوشہر کے گورنر نے بھی وہان ایرانی فوج بھیجدی ہے۔ مگر جسکی شہر چھوڑکر پہاڑون کو بھاگ گئے ہین۔ ان لوگون کے پاس بھی ہتھیار وافر موجود ہین جسک خلیج فارس کے ساحل پر آبنائے ہرمز کے قریب واقع ہے۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ جاپان بڑی زور و شور سی جنگی و بحری تیاریان کر رہا ہی۔ جاپانی جنگی جہاز نگاساکی مین جمع ہو رہے ہین۔

ایضاً۔ مغربی افریقہ۔ لیگوس سے ہوسا قوم کی جو فوج اندرون ملک مین بھیجی گئی تھی اوسنے آلیشا اور لارابری پر قبضہ کرلیا ہی جو علاقہ بریلیا کے مشہور شہر ہین۔ فرانسیسی بھی اس علاقہ مین بڑھے چلے آرہے ہین۔ +

قسطنطنیہ ۲۹ دسمبر۔ کریٹ کی گورنری۔ سفراء کے اجلاس مین روسی سفیر نے یہ تجویز پیش کرکے کہ یونان کے شہزادہ جارج کو کریٹ کا گورنر بنادیا سب ہمصفیرون کو متحیر بنادیا۔ روس پہلے شاہزادہ مانٹی نیگرو کے ایک رشتہ دار کو پیش کرتا تہا۔ +

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ مصر کی انگریزی و مصری فوج کے لئے بیس انگریز افسر عنقریب انگلستان سی مصر جانیوالی ہین۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ آسٹریا کا پارلیمنٹ برابر بند ہی اور حکومت کا کاروبار قیصر کے فرامین سے ہو رہا ہے۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ چین و انگلستان۔ لارڈ بیرسفورڈ مشرق الاقصی کی موجودہ حالت کو نہایت نازک اور اندیشہ ناک تصور کرکے گورنمنٹ کو جزایر جوسان پر قابض ہوجانے اور اتحاد کرنیکی صلاح دیتے ہین (مگر کیا جاپان سے پہلے اتحادی معاہدہ موجود نہین؟ اڈیٹر) انگریز افسر پرسبرون اور روسی نمائندہ الیکسوف نے باہمی قرارداد سی یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ دونون ملکر کام کرتے رہین۔ (لیکن یہ دفع الوقتیان تابکے۔ روس نے کوریا اور چین مین بیطرح قدم جمالئے ہین اور اوسکی نیت بالبداہت ایسی بد معلوم ہو رہی ہی کہ اگر گورنمنٹ انگلشیہ نے اوس سے کوئی ایسا انتظام نہ کرلیا جس سی روسی پیشقدمی ہمیشہ کے لئے رک جائے تو پہر خود پاؤنیر جو فارورڈ پالیسی کا آجکل سخت دشمن ہی رائے دیتا ہے کہ وزراء انگلستان کو مجبوراً "سچی فارورڈ پالیسی" اختیار کرنی پڑیگی۔ اڈیٹر) +

لنڈن ۱ جنوری۔ چین و انگلستان۔ چملپو مین اسوقت سات اور پورٹ آرتہر مین دو انگریزی جنگی جہاز ہین۔ ہانگ کانگ کے بحری کارخانون مین بڑے زور شور سے کام ہو رہا ہے۔ اور انگریزی بیڑہ کی نقل و حرکت کو بڑی احتیاط سے پوشیدہ رکہا جارہا ہے۔

لنڈن ۲ جنوری۔ چین و جرمنی۔ چینی صوبہ ساؤجو کے جرمنی پادریون نے وہان کے چینی کمانڈر کی بدسلوکی کی شکایت کی۔ اسپر جرمن سفیر نے چلے جانیکی دہمکی دیکر کمانڈر کی موقوفی کا مطالبہ کیا۔ اور غریب چین نے فوراً کمانڈر کو موقوف کردیا۔ روسی افسر الیکسوف کو جاپان اور انگلستان کے مقابلہ پر کوریا مین روسی تجارت کو فروغ دینے اور سیول مین یونانی کلیسا کا گرجہ تعمیر کرانیکا حکم دیا گیا ہے۔ +

لنڈن ۱ جنوری۔ سوڈان۔ قاہرہ سے دو انگریزی رجمنٹون کو سوڈان کیطرف بڑہنے کا حکم دیا گیا۔ وہ غالباً براہ وادی حلقہ ابو حمد کو جائینگی۔ ایک تیسری رجمنٹ کو بہی بالکل تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور مالٹا سے ایک اور گورہ رجمنٹ مصر کو بہیجدی گئی ہے۔ یہ فوجین درویشون کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے بہیجی گئی ہین۔ +

لنڈن ۳ جنوری۔ سوڈان۔ جبرالٹر سے بہی ایک گورہ پلٹن مصر بہیجی گئی ہے اوسکی جگہہ ولایت سے اور رجمنٹ روانہ کی گئی ہے۔ ہندوستان سی اس وقت جو دو گورہ پلٹنین ولایت کو جارہی ہین اونکو بہی راستہ مین روک لیا جائیگا۔ اور وہ مصر مین اتار دی جائینگی۔ اس طرح قاہرہ و اسکندریہ مین اس قدر فوج جمع ہوجائیگی کہ سرحد سوڈان پر بشرط ضرورت بارہ گورہ پلٹنین بلا خدشہ بہیجی جاسکین گی۔ یہ کل گورہ فوجین صرف معافصت کے لئے سرحد کو جارہی ہین نہ کہ خود پیشقدمی کرکے درویشون پر حملہ کرنے کے لئے۔ +

ہندوستان کی خبرین

روس کی تیاریان - روس وسط ایشیا مین نہ فقط ریلوے لائینون اور فوجی سڑکون کی تعمیر مین بڑی سرگرمی سی مصروف ہی - بلکہ دریائی راستون سے بہی فائدہ اٹہانیکے لئی پوری کوشش کر رہا ہے چنانچہ اسوقت تک آمو دریا مین جو پامیر سے نکل کر جہیل ارال مین گرتا ہی - چارجوئی - کرکی اور پٹا قصر تک دخانی سٹیمر آمد و رفت کرتی ہین - اب گورنمنٹ نی آئندہ موسم بہار مین اور ایکسو ستر میل تک اس راستہ کو صاف کرنیکا فیصلہ کر دیا ہے - جس سے روسی سٹیمر جہیل ارال سی فیض آباد تک آمد و رفت کر سکین گے - یہ مقام براہ ہندوکش پشاور سی ۳۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور تاشقند و پشاور کی درمیان واقع ہی - اسکے علاوہ وزیر صیغہ مال نے پامیر اور ترکستان کی اوس علاقہ کے باشندون کو جو چترال اور افغانستان سی ملحق ہین - زراعت کا شوق دلانیکے لئی مصنوعی کہادون کے محصول ادا کرنیمین بہت تخفیف کر دی ہی - تاکہ سوداگر انکو باسانی وہان پہنچا سکین اور باشندی سستے دامون اونکو خرید سکین -

ناتو بہائیون کی منقولہ جائداد سرکار نی اونکے خاندان کو واپس کر دی ہے +

نیشنل کانگرس کا اجلاس امراؤتی مین ۲۷ دسمبر کو شروع ہوا - آنریبل سکہہ رام یا شنکر نائر پریسیڈنٹ منتخب مقرر ہوے - جنکی چہپی ہوئی تقریر دو گہنٹون مین ختم ہوئی - ۲۸ و ۲۹ کو حسب معمول ریزولیوشن پاس کیگئے - تخمیناً ۶ سو ڈیلیگیٹ اجلاس مین شامل ہوئے - بابو سرندر ناتھ بنرجی نے اپنی تقریر مین تلک کی قید پر سخت افسوس ظاہر کیا - مسٹر نائر مدراس کے سربرآوردہ دیسی پلیڈر ہین اونکی عمر ۴۰ برس کی ہے - اور مالابار کے باشندہ ہین -

افواہ ہی کہ گورنمنٹ مالی مشکلات کی دفعیہ کیلئے ہندوستان کی چند سرکاری ریلوے لائینون کو بیچنی یا لینی میعادون کے پٹہ پر دینا چاہتی ہی - اور وزیر ہند اسکے متعلق لندن کے دولتمند ساہوکارون سے نامہ و پیام کر رہی ہین -

تہائیسر کا میلہ جو ہمیشہ سورج گرہن کے موقعہ پر ہوتا ہی باندیشہ طاعون بند نہین کیا جائیگا مگر کسی جاتری کو قصبہ کے اندر مکان مین رہنی کی اجازت نہوگی - انکی تعداد چہہ سات لاکہہ سی کم نہوگی اور یہ ظاہر ہے کہ اگر یہ بندش نہ بہی کیجاتی تو بہی بمشکل دس بیس ہزار مکانات مین سما سکتے - باقیماندہ کو کہلے میدان مین گذارہ کرنا پڑتا ہے

بردوان کے گریجویٹ لکشمی نرائن کو امتحان سول سروس کی درخواست امیدواری مین غلط عمر درج کرنے پر چہہ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ہے

ڈاکٹر سلبی جو ولایت سے وبائے طاعون کی حالت دریافت کرنے آئے تھے پونا مین مر گئے

نواب وزیر ہند فی انڈین پوسٹل لائف انشورینس (بیمہ زندگی ملازمان ڈاکخانجات ہند) کے طریقہ کو جس سے انتک صرف تار اور ڈاک کے ملازم مستفید ہو سکتے تہی - جنوری ۹۹ء سی کل سرکاری ملازمونکے لئی منظور کر لیا ہے - زیادہ سی زیادہ چار ہزار روپیہ کیلئے بیمہ ہو سکتا ہی - پہلے صرف مرنیکے بعد وارثون کو روپیہ مل سکتا تہا اب بیمہ کنندہ اگر خاص سن تک زندہ رہی تو خود ہی روپیہ لی سکیگا

پنجاب یونیورسٹی کی سترہوین کنووکیشن ۴ جنوری کو گورنمنٹ کالج ہال لاہور مین منعقد ہوئی - اور جو تعداد پہلے مشتہر ہو چکی ہے اوسقدر گریجوایٹون کو ڈپلومی عطا کئے گئے جلسہ کی سب سے بڑہکر قابل ذکر کارروائی نواب لفٹنٹ گورنر کی بینظیر تقریر تہی - جسمین مختلف مضامین پر بحث کر کے سر میکورتہ ینگ نے نوجوانون کو نہایت کارآمد نصیحتین کین اور اونکو وجہ معاش کی لئی ایک یہ سبیل سوجہائی کہ یورپین مورخین کی عمدہ عمدہ کتابون کا ترجمہ کیا کرین - نظیر مین نواب ممدوح نے لالہ کنج بہاری تہاپڑ کا ذکر کیا جنہون نے دو ایک گورنر جنرلون کی سوانح عمری کا ترجمہ چہپوایا ہے

مگر بدقسمت گریجوایٹون کے لئے یہ میدان بہی بہت محدود ہی - اور صرف حاکم وقت کے کہنے سے اس طریقہ سی روزی نہین مل سکتی - مترجمی فقط اوسصورت مین سبیل معاش کی لئی کارآمد ہو سکتی جبکہ ملک مین علم کی قدر عام اور لکہے پڑہون کی تعداد وافر ہو اور یہان حالت اسکے عین برعکس ہر ایک مترجم کو لالہ صاحب کیطرح سرکار یا چند انگریزون سے مدد نہین پہونچ سکتی - اور اگر بتدریج خواندہ شخصون کی تعداد بڑہتی بہی گئی تو یہ اضافہ زیادہ تر انگریزی خوانون کی جماعت مین ہوگا جو اصل کو چہوڑ کسی صورت مین ترجمہ پڑہنا پسند نہین کرینگے - محض دیسی زبانین جاننی والون کی تعداد مین ترقی ہونیکے بجائے دن بدن کمی ہوتی جائیگی جس سے مترجمی کی محنت کے بارور ہونیکی امید یوماً فیوماً اور کمزور ہوتی رہیگی - تاہم غنیمت ہے کہ ہمارے حکام وقت کو اسطرف خیال تو ہو گیا ہے کہ یہ پڑہی لکہے بیکارون کا جم غفیر اگر یہی موجودہ صورت بیروزگاری کی قائم رہی تو آخر کیا کریگا - اور کیا اوسکے لئی کوئی انتظام ہو سکتا ہی یا نہین - بشرط گنجائش نواب ممدوح کی تقریر کا خلاصہ کسی آئندہ پرچہ مین درج کیا جاویگا جو فی الجملہ بہت کچہہ مناسب وقت اور فائدہ مند ہے -

اینگلو انڈین ہمعصر سول مین ایک مضمون نگار ظرافت آمیز مضمون لکہہ کر کنایتاً سرحدی معرکون کی سرکاری طور پر مشتہر شدہ یا میدان جنگ سے نامہ نگارون کی مرسلہ خبرون پر عجب مضحکہ اڑاتا ہی - وہ مضمون پالڑائی کی داستان اسطرح سے شروع کرتا ہی کہ ہماری فوج بٹہیو قلعہ مین مقیم ہی اور مرڈر (قتل) خیل غنیم ہی - جو رات کو قابل تعریف تیزی و مستعدی سی فوج پر حملہ کرتا ہے - اور کئی دفعہ کیمپ کے قریب پہونچ جاتا ہی مگر کیمپ کے قریب پہونچتی ہی اوسی پہر پیچہے ہٹا دیا جاتا ہے - وہ متواتر کئی گہنٹون تک آتشباری کرتا ہے - اوسکی گولیان ٹہیک فوج مین آکر پڑتی ہین -

اشتہار

میں بذریعہ اس کے عوام الناس و خاصکر سوداگران چرم ہر دو قسم کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں نے مسمیان **نبی بخش و رحیم بخش** ساکنان کانپور کو اپنی خریداری چمڑہ سے موقوف کر دیا - اور انکو میرے نام یا اعتبار سی کام کرنیکا کوئی حق نہیں ہی - میں مفصلہ ذیل دستاویز کا بھی حوالہ دیتا ہوں جس سے ظاہر ہی کہ تمام حسابات مابین میرے اور انکے پوری طور سی طے ہو گئی - چونکہ مسمیان **نبی بخش و رحیم بخش** تجاران چمڑہ جو باہم کانپور میں بنام نبی بخش و رحیم بخش کے تجارت کرتے تھے اور چمڑہ کا کاروبار تین سال گذشتہ سے مسٹر فراسٹنڈ صاحب کانپور والے کے ساتھ کر رہی تھے اور چونکہ تنازعات و نااتفاقیان نسبت ان کاروبار کے مختلف معاملات تجارت مذکورہ بالا و نیز حسابات متعلقہ میں ابتدائے فروری ۱۸۹۶ء تا حال پیدا ہوتے رہی کہ جنکی نتیجہ میں جانبین دعویدار بھی تہی - اور چونکہ **نبی بخش و رحیم بخش** - مذکور الصدر اکبر فریق و مسٹر ٹی فراسٹنڈ صاحب فریق ثانی نے بالآخر اپنے درمیان میں تمام ایسے تنازعات و نااتفاقیون کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے **نبی بخش و رحیم بخش** کو مبلغ چھ سو روپیہ دیکر طے کر دیا - کہ جسکے پانے سی **نبی بخش و رحیم بخش** کو اسکی ذریعہ سی اقبال ہے - اب مطابق تحریر و تصدیق ہذا نبی بخش و رحیم بخش منفرداً و بالاشتراک مسٹر ٹی فراسٹنڈ صاحب کو اپنی ہر اقسام کے جملہ دعوے متعلقہ تجارت شراکتی مذکورہ بالا سے آج کی تاریخ تک مبرا کرتے ہیں - اور مسٹر ٹی فراسٹنڈ صاحب بھی **نبی بخش و رحیم بخش** مذکورہ بالا کو اپنے جملہ ہر اقسام کے دعوی متعلقہ شراکتی تجارت مذکور سی مبرا کرتے ہیں جسکی تصدیق میں فریقین مذکورہ بالا نے آج دسویں دسمبر ۱۸۹۷ء کو بمقام کانپور اپنے اپنے دستخط کر دیئے +

دستخط بخط انگریزی
اے فراسٹنڈ صاحب

نبی بخش **رحیم بخش**

گواہ برنچولال چکرورتی اکونٹنٹ الائنس بنگ
شملہ کانپور

A. Fraustadt.

ترجمہ از بابو گردھاری وکیل

مطبع روز بازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے حکم سی چھپا

آیئے تجربہ اور مفید عام نسخہ آزمائیے

کثرت اشتہارات نے آج کل سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا مشکل کر دیا ہے۔ اسلئے میں نے فضول تعریفوں وغیرہ کو بالکل لغو خیال کر کے دواؤں کو خود انکا سارٹیفکیٹ قرار دیا ہے

بقول شخصیکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ میں بعد کامل تجربہ کے ایک دوکان ڈاکٹری کی کٹرہ گنہیاں چوک فرید شہر امرتسر میں کھولی ہے جسمیں ہر ایک مرض کا علاج شرطیہ طور پر کیا جاتا ہے۔ اور صرف تین ہی ماہ کے عرصہ میں صدہا مریض میرے علاج ہو کر فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور چونکہ میری غرض عوام کو فائدہ پہنچا کر نیکنامی حاصل کرنی ہے اسلئے میں ان اشخاص کا علاج جو کہ بالکل مفلس اور نادار ہیں دوکان پر آنیسے مفت کر رہا ہوں اور ہمیشہ کرونگا بیشک ایسے اشخاص میری دوکان پر آویں اور میں بلا کسی قیمت کے علاج کرونگا۔ اور اسی غرض سے کہ غیر شہروں کے اصحاب بھی میری مجرب ادویات سے فائدہ اٹھاویں مجھ کو بہت اصحاب نے اپنی مفصلہ ذیل ادویات کے مشتہر کرنے پر مجبور کیا جنکا کہ ان اصحاب نے تجربہ کیا اسلئے میں مفصلہ ذیل ادویات تیار کر کے ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور ہر وقت قیمت پیشگی آنے یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتی ہیں۔ پتہ صاف اور ٹھیک طور پر لکھنا چاہئے محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا ٭

ضروری اطلاع

چونکہ میری غرض بالکل عوام کو فائدہ پہنچانے کی ہے لہذا اگر کوئی صاحب اپنی کسی اور بیماری کی تشریح مکمل طور پر بعہ عمر کے لکھکر بمعہ ٹکٹ کے میری پاس روانہ فرماویں۔ تو میں بڑی خوشی سے مناسب وقت نسخہ بھی تجویز کر کے انکے واسطے روانہ کر دونگا ٭ اور اگر کوئی صاحب مجھ کو باہر کہیں کسی مریض کے علاج کو فیس پر بلوانا چاہیں۔ تو میں بڑی خوشی سے فیس وغیرہ مقرر کرنے کے بعد حاضر ہو سکتا ہوں

جوب ہاضمہ

یہ گولیاں دائمی قبض۔ درد شکم۔ بہوگہ کا نہ لگنا بدہضمی۔ سنگرہنی۔ ضعف جگر وغیرہ وغیرہ کل امراض کو بالکل رفع کر دیتی ہیں۔ قیمت فی بکس عمدہ

تریاق بواسیر

یہ ایک منجمد روغن ہے جسکے بیرونی استعمال سے خواہ خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر بالکل رفع ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۳

جوب عشرت

یہ گولیاں امساک کے لئے اکسیر ہیں اور لطف یہ ہے کہ ہر مزاج کے مریض کو مفید پڑتی ہیں خواہ گرم ہو یا سرد قیمت فی بکس

جوب سلیمانی

ان گولیوں کے استعمال سے قوت باہ از حد زیادہ ہو جاتی ہے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور سرعت انزال ضعف دماغ ضعف دل و قبض کو اکسیر قیمت فی بکس

سفوف جریان

یہ سفوف خوش ذائقہ اور زود اثر ہے ماہ گیارہ سفد کی استعمال سے منی کو اسقدر گاڑھا کر دیتا ہے کہ مریض خود بخود اپنا اندازہ کر لیتا ہے خاصکر گرم مزاجوں کو اکسیر ہے قیمت الا تولہ

جوب جریان

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی پرانا جریان ہو تھوڑے ہی عرصہ میں دور کر دیتی ہے اور کثرت احتلام و سرعت انزال کو بھی دور کر دیتی ہے اور ہر مزاج کو خوشگوار ہے یا سردی کی بکس

روغن عنبیں

یہ ایک روغن ہے جو کہ کھانا کھانے کے بعد پان میں ایک تنکا لگا کر کھانیسے قوت باہ کو اتنا زیادہ کر دیتا ہے کہ تا مرد بھی سنبھال نہیں سکتا قیمت فی شیشی

روغن طلا

یہ ایسا روغن ہے کہ پہلی عمر کی غلط کاریوں سے جو خرابیاں ہو جاتی ہیں انکو دور کر دیتا ہے اور کسی قسم کا آبلہ وغیرہ نہیں ہوتا قیمت فی شیشی

جوب آتشک

یہ گولیاں خواہ آتشک سے بدن کتنا ہی خراب کیا ہو تندرست کر دیتی ہیں اور کسی قسم کا زخم رہنے نہیں دیتی ہیں قیمت فی بکس

مرہم آتشک

خواہ کتنا ہی گہرا اور خراب زخم آتشک کا کیوں نہ ہو یہ مرہم زخم کو بھرتا ہے اور بالکل خشک کر دیتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا قیمت فی بکس

دوا دافع سوزاک و قرعہ

اس دوا کے استعمال سے خواہ کتنی ہی پیپ اور جلن وغیرہ ہو فوراً ہی گھنٹے کے اندر ہی پیشاب میں آنا شروع ہو جاتا ہے اور پرانا سوزاک یا قرعہ پرانا ہو تعوق پچکاری بھی لگانا قیمت فی شیشی

عرق پچکاری

دافع قرعہ پرانا یہ ایک ایسی عمدہ دوا ہے کہ خواہ کیسا ہی پرانا قرعہ ہو پچکاری کرنے سے دفع کر دیتا ہے قیمت فی شیشی

سفوف دافع بدہضمی

ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ بدہضمی کیسی تکلیف دہ مرض ہے اسمیں سے ایک پڑیا کی پٹی بترکیب ناک لگانے سے فوراً قے کو بٹھا دیتی ہے قیمت پڑیاں

اکسیر درد گوش

خواہ کیسا ہی درد کان میں سخت ہو اس عرق کی تین بوند ڈالنے سے تین منٹ میں آرام ہو جاتا ہے بہت مریضوں کو کافی ہے قیمت فی شیشی

طلسم درد سر

یہ عرق خواہ کیسا ہی سخت درد سر میں ہو گرمی سے یا سردی سے مانھے پر لگانے سے فوراً آسیوقت آرام ہو جاتا ہے ایک شیشی بہت مریضوں کو کافی ہے فیصلی

اکسیر کنٹھیا

اس دوا کے استعمال سے خواہ کیسا ہی پرانا گنٹھیا کیوں نہ ہو بالکل جاتا رہتا ہے اور جوڑوں وغیرہ کا تو استعمال کے ساتھ ہی درد بھی کم ہونے لگتا ہے قیمت فی شیشی

عرق حیات

وہ انسان کی نسلی کیسا خراب کیا ہی کمزور کیوں نہ ہو جسنے دو بوتل کا پیا بجھتا ہے اس عرق کی تین ہی چوراکیں کبھی رہ ہونے کا گلتا ہے قیمت فی شیشی

مسیحا

ڈاڑھ کا درد ایسی مراد مرض سے اڑھائی ڈاڑھ کا نکالنے کے علاج کم مفید پڑتے ہیں اس عرق میں ذرا سی روئی بھگو کر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی

منجن دندان

اس منجن کے استعمال سے دانتوں کا ہلنا اور درد ہونا اور گوشت خوردہ دغیرہ اور خون کا آنا کل امراض دور ہو جاتے ہیں اور دانت بہت صاف رہتے ہیں قیمت فیکس

جوب دافع بخار

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی بخار ہو چند ہی روز استعمال کرنے سے کھو دیتی ہیں خواہ بخار چوتھا ہو یا اتراہر قسم مرض کے لئے مفید ہیں قیمت فی بکس

سفوف صابری

اس سفوف کے روزانہ منہ پر ملکر دھونے سے چہرہ کا رنگ خوبصورت اور کسی قسم کا چہرہ پر داغ وغیرہ ہو بالکل جاتا رہتا ہے قیمت فی بکس

نور چشم

یہ سرمہ نور چشم فسد جالا غبار پھولا وغیرہ وغیرہ کل امراض چشم کو بالکل دفع کر دیتا ہے اور اسکو ہمیشہ استعمال کرنے سے کوئی بیماری چشم کی نہیں آتی ہے بوتل

جوب مجال

کپ تلی ایسی لمبا مرض ہے کہ اسکا جانا کار بیت مثل مشہور ہے مجال مگر یہ گولیاں چند روز استعمال سے بالکل دفع کر دیتی ہیں قیمت فی بکس

عرق پچکاری

دافع قرعہ پرانا یہ ایک ایسی عمدہ دوا ہے کہ خواہ کیسا ہی پرانا قرعہ ہو پچکاری کرنے سے دفع کر دیتا ہے قیمت فی شیشی

سفوف صابری

اس سفوف کے روزانہ منہ پر ملکر دھونے سے چہرہ کا رنگ خوبصورت اور کسی قسم کا چہرہ پر داغ وغیرہ ہو بالکل جاتا رہتا ہے قیمت فی بکس

نور چشم

یہ سرمہ نور چشم فسد جالا غبار پھولا وغیرہ وغیرہ کل امراض چشم کو بالکل دفع کر دیتا ہے اور اسکو ہمیشہ استعمال کرنے سے کوئی بیماری چشم کی نہیں آتی ہے بوتل

تمام خریداران کو ہدایت نامہ ڈاکٹر عبدالغفار کٹرہ گنہیاں چوک فرید امرتسر آنی چاہئیں

روپیہ تو کیپ استعمال کرنے سے واپس ارسال ہوگا

فتوحات عثمانیہ کا اثر

ریوٹر کا وقایع نگار قسطنطنیہ سے تحریر کرتا ہے۔ کچھ عرصہ سے ایشیا کے تمام مسلمانون مین ایک بیچینی پھیلی ہوئی ہے۔ ٹرکی و یونان کی لڑائی کے بعد اس جوش کا ظہور ہوا۔ تمام اسلامی دنیا کے روبرو اس جنگ کے نتایج بہت مبالغہ کے ساتھ پیش کیے گئے۔ مثلاً ایشیا کے بڑے بازارون مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ امیر المومنین نے یونان کی بڑی سلطنت کیساتھ جنگ کی اور اسکو فتح کر لیا۔ کل ممالک یورپ نے دست بستہ خلیفہ کو مدد دینے کا وعدہ کیا کیونکہ وہ خلیفہ کی بہت تعظیم کرتے ہین مگر اونہون نے انکی اعانت قبول کرنے سے انکار کیا۔ کیونکہ انکی یہ خواہش تھی کہ یونان سے تنہا جنگ کیجائے۔ اور صرف اسبات پر راضی ہوئے کہ کریٹ کے چھوٹے سے جزیرہ مین تھوڑی سی یورپین فوج رہنے پائے۔ وسط ایشیا کے ممالک مین دور دور تک ان اقوام مین اس بڑی فتح کی خبر پھیلی جن کے کان کبھی پولیٹکل واقعات سے آشنا بھی نہوتے تھے اور جو ریگستان کے خیمون مین رہا کرتے تھے ملاؤن اور دیگر مسلمان سیاحون نے اس بڑی فتح کا حال دور و نزدیک مسلمانون کو پہونچایا اونہون نے صرف یقین نہین کیا بلکہ اس خبر کی اور زیادہ اشاعت کی یہانتک کہ ایک کوے کے ہزار کوے بن گئے اور اسطرح سے ٹرکی اور سلطان کی نیکنامی مشرق مین روز بروز بڑھتی گئی۔ اور روس و انگلستان کا نام گھٹتا گیا۔ یہی سبب ہے کہ ہندوستان کی سرحد پر فساد ہوا اور یہی سبب ہے کہ روس کو بھی خوف پیدا ہوا کہ صوبہ قاف مین کچھ تعجب نہین جو بغاوت پھوٹ پڑے کیونکہ وہان بکثرت جوش پھیل رہا ہے اس ملک مین جو کچھ رہزنیون کی کہانیان بیان کیجاتی ہین ان سب کی اصل ملکی اور مذہبی جوش ہے۔ چونکہ وہان کا گورنر جنرل چرناٹیف بیمار رہتا ہے۔ اس سبب سے وہان کے انتظامات مین بہت غفلت اور خرابیان پیدا ہو گئی ہین اور انہی بدانتظامیون کی وجہ سے ملک مین سخت ناراضگی پیدا ہو گئی ہے اور اس ناراضگی کے جوش کو مذکورہ بالا مذہبی خیالات سے ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہ لوگ جنکو رہزن کہا جاتا ہے آجکل عمال پولیس و ڈاک و محصولات و دیگر عمال گورنمنٹ پر حملہ کیا کرتے ہین۔ علاوہ مشرقی یورپ کے جدید واقعات کے اثر سے صوبہ قاف مین وہ بات نظر آتی ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی یعنی کہ گرجستان والون کو آرمینون کیطرف سے عداوت ہو گئی ہے۔ صوبہ قاف مین بغاوت کا خوف اسقدر عظیم ہے۔ کہ وہان کے مختلف گورنرون کو سال نو پر جمع کیا جائیگا اور ایک مشترکہ کارروائی اسغرض سے کیجائے گی کہ باشندگان ملک کی ناراضگی فرو ہو اور انتظام کی مسلمہ خرابیون کی اصلاح کیجائے۔ اس سے آگے مشرق کیطرف کا یہ حال ہے کہ سنیون اور شیعون نے بالفعل اپنی قدیم دشمنی کو ترک کر دیا ہے۔ اور وہ صاف صاف کہتے ہین کہ آخر ہم مسلمان ہین اور خلیفہ ہمارا سب کا سردار ہے۔ غرضکہ ہر جگہ اسلامی دنیا مین لوگ یکایک جاگ اٹھے ہین۔ اور تھوڑا سا بہانہ اسبات کے لئے کافی ہو جائیگا۔ کہ قاف اور وسط ایشیا مین روسیون کو انہین مشکلات سے روبکار ہو جیسا کہ ہندوستان کی سرحد پر برٹش گورنمنٹ کو ہو رہا ہے۔ جو سیاح حال مین روسی ایشیا سے واپس آئے ہین انکا بیان ہے کہ ہم نے مسلمانون مین غیر معمولی جوش پھیلا ہوا دیکھا ہے جو کہ ٹرکی اور یونان کی جنگ سے پہلے موجود نہ تھا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ جب جنرل کیوروپاٹکن ترکستان کے گورنر جنرل مقرر کئے جائینگے تو وہ ترکستان کے مسلمانون کے ساتھ زیادہ سخت برتاؤ ظاہر کرینگے بہ نسبت موجودہ گورنر جنرل بیرن وریوسکی کے برتاؤ کے جنگی کارروائی کمزور ہے۔ (از روزانہ دہلی)

اسلام کاہلی اور گدائی کا دشمن ہے۔ وہ ایسا مذہب ہے جس مین محنت کی عظمت اور صنعت و حرفت کی ضرورت کی تعلیم دیگئی ہے +

حضرت نبی اکرم نے فرمایا ہے خدا اسپر مہربان ہے جو اپنی روٹی محنت سے پیدا کرتا ہے۔ گدائی سے نہیں جو شخص کہ طاقت رکھتے ہوئے کام نہیں کرتا اسپر خدا مہربان نہیں ہوتا۔ حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص انصار سے حضرت رسالت مآب کی خدمت مین حاضر ہو کر تائید کا سائل ہوا۔ حضرت نے پوچھا کہ کیا تیرے مکان مین کوئی چیز نہیں اسنے کہا کہ ایک دری ہے کہ جسکا آدھا مین بچھا لیتا ہوں۔ اور آدھا اوڑھ لیا کرتا ہوں۔ اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس مین پانی پیا کرتا ہوں۔ حضرت نے دونوں چیزونکو حاضر خدمت کرنیکا حکم دیا اور اسنے حاضر کیا۔ حاضرین سے ایک نے انکو ایک درہم پر خریدنا چاہا۔ حضرت رسالت مآب نے پوچھا کوئی اس سے زیادہ دیسکتا ہے۔ ایک دوسرے نے کہا کہ میں دو درہم پر لونگا۔ آپنے دو درہم لئے اور انصاری کو دیکر حکم کیا کہ ایک درہم سے چند کیلئے اذوقہ فراہم کیا جائے۔ اور دوسرے سے ایک کلہاڑی خریدی جاوے۔ اس کلہاڑی کا دستہ آپنے ہاتھ سے بنا دیا۔ اور حکم کیا کہ لکڑیان لاکر بیچا کرے اور پندرہ دن تک آپکی خدمت مین نہ حاضر ہو۔ اسنے ایسا ہی کیا۔ اور جب نبی اکرم کی خدمت مین حاضر ہوا تو اسکے پاس دس درہم تھے۔ جس سے اسنے لباس اور غذا خریدی۔ حضرت رسالت مآب نے اس سے کہا کہ اس طرح اپنی محنت سے روزی پیدا کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے + (از لیکچر شیخ عبداللہ کوئلم)

بقیہ خبریں

لندن - ۳ جنوری - **چین و روس** - روس کی ضمانت پر چین قرضہ لینے کا انتظام کر رہا ہے - (بعد میں اسکی تردید ہو گئی) +

بمبئی - ۳ جنوری - بوشہر مین ضبطی اسلحہ - گورنمنٹ ایران کی متواتر تاکید پر بوشہر کے گورنر نے وہان کے چند سوداگروں کے گوداموں کو جنپر خرید فروخت اسلحہ کا شبہ تھا۔ یک بیک ضبط کر لیا۔ ضبط کنندہ جماعت کے ہمراہ انگریزی کونسل کا ایک نائب تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان گوداموں سے پانچ ہزار اسلحہ برآمد ہوئے ہیں +

لندن - ۴ جنوری **چین و انگلستان** چین جو رعائتیں دوسری سلطنتوں سے کریگا۔ انگلستان بھی ویسی ہی مراعات کا مطالبہ کریگا۔ اور وہ اپنے موجودہ حقوق کو پوری طاقت سے قائم رکھیگا۔ چین نے انگلستان سے پھر درخواست کی ہے کہ جدید قرضہ دینے مین مدد کرے۔ گورنمنٹ انگلشیہ اس معاملہ پر غور کر رہی ہے +

لنڈن - ۴ جنوری **سوڈان** کی طرف جو انگریزی رجمنٹیں بھیجی گئی ہیں۔ انکی کمان لینے کے لئے جنرل گٹاکر مع سر والنسن کل یہان سے مصر کو روانہ ہونگے +

لنڈن ۴ جنوری - **شاہزادہ وکٹر ولیپ سنگھ** کی شادی آج ارل کوونٹری کی بیٹی ایلن سے ہو گئی۔

لنڈن ۴ جنوری - کینیڈا کے صدر مقام اونٹاریو مین میونسپلٹی کے کامیاب امیدوار ٹون ہال مین ایک بڑے جلسہ کے روبرو تقریر کر رہے تھے کہ چھت کا ایک حصہ گر گیا۔ اس حادثہ مین ۲۸ قتل اور ۱۰۰ زخمی ہوئے

لنڈن ۵ جنوری **چین و انگلستان** - ٹائمز لکھتا ہے کہ انگلستان چین کی تقسیم کر لینے پر خوش نہیں نہ وہ اسکی کسی قطع برید مین شامل ہونیکا ارادہ رکھتا ہے۔ اسکا مدعا صرف یہ ہے کہ سلطنت چین کو قائم رکھکے اسے اپنی تجارت کے لئے کھیپ کی بہت بڑی منڈی بنائے رکھے۔ ٹائمز گورنمنٹ کو چین کی مالی مدد کرنیکی صلاح دیتا ہے اور نہر سویز کو اپنی صلاح کی سودمندی کے ثبوت مین نظیراً پیش کرتا ہے +

جرمن جنگی جہازونکا بیرہ بندر سعید پہنچگیا ہے +

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM

چیمبرلینس پین بام

(چیمبرلینس صاحب کی دوائی دافع درد)

(امریکہ مین بنائی ہوئی)

تمام دنیا مین ہر قسم کی درد کے فوراً دفع کر دینے کے لئے مشہور ہے خصوصاً ہر قسم کے گٹھیا۔ کبراپن۔ موچ۔ لنگڑاپن۔ اور ورم کے لئے مفید ہے۔ زخم چوٹین جلے ہوئے مقامات بھی اچھے ہو جاتے ہین۔ درد سر۔ درد دندان اور درد گوش کے لئے بھی نافع ہے۔ درد پہلو اور درد پشت کا بھی بہت اچھا علاج ہے غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے +

قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی بوتل دو روپے۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکتی ہے۔

لنڈن ۶ جنوری **چین و جرمنی مین فیصلہ** - چین نے بندر کیاشو اور چند مربع میل ملحقہ علاقہ جرمنی کو ۹۹ برس کیلئے پٹہ پر دیکر اسکے متعلق اپنے شاہی حقوق جرمنی کو تفویض کر دیئے ہیں جس سے وہان پر مکانات اور قلعے بنانیکی بھی اجازت دیدیگئی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ مزید رعایت کی ہے کہ اگر جرمنی کیاشو کو اپنے مطلب کے موافق نہ پائے۔ تو بمنظوری گورنمنٹ چین کسی اور بندرگاہ کو منتخب کر کے لینے کا مجاز ہوگا۔ فرانسیسی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ جرمنی کو اپنے جذبات کا جو اسنے جاپان کو چین سے جزیرہ نما لیوتنگ واپس دلانے مین کی تھیں واجب صلہ ملا ہے۔ اسنے کوئی زیادتی نہیں کی۔ جرمنی کیاشو مین لینا بنک بھی قائم کریگی + **لنڈن** ۶ جنوری - مالٹا کی کونسل کے چار ممبروں نے اپنے خرچ سے ایک ہزار ماتحت